ربنا تقبل منا انک انت السمیع الدعاء

الحمد للہ والمنہ کہ یہ رسالہ حسب فرمایش علیم اللہ منڈل تحقیق مسئلہ دعا
بعد نماز بقلم عاجز خاکسار احمد اللہ خان سکریٹری مدرسہ دلالپور تحریر ہو کر بہ اسم

رفع الایادی فی الدعاء عقیب الصلوٰۃ واوان الرجاء

موسوم ہوا

چونکہ میلان عزیزان و بزرگان طرف اوسکے بہت پایا اور نقل دشوار پایا طبع ہونا
اوسکا لازم جانکر سنہ ۱۳۰۰ میں مولوی محمد صاحب متخلص بقیس ایڈیٹر اخبار پیک پٹنہ
کو یہ تکلیف دیگئی بفضلہ تعالی مولوی صاحب موصوف کے حسن اہتمام سے

در مطبع احمدی پٹنہ محلہ گذری طبع شد

وعن ابی هریرة رض ان النبی صلعم قال ومن لم یسئل الله یغضب علیه
یعنی جو شخص نہین مانگتا ہے اپنے رب سے تو غصہ ہوتا ہی وہ اوسپر اخرجه احمد والبخاری فی الادب
المفرد والترمذی وابن ماجة والحاکم اور فرمایا حضرت صلعم نے الدعاء مخ العبادات یعنی دعاء
مغز ہے عبادتونکا پس دعا جب عبادت اور مغز عبادت کا ہی اور بلفظ ادعونی حکم اسکا نازل اور
استغنائی اور ترک پر اسکے وعید جہنم اور غضب رب وارد تو ظہور یہہ واجبات دین سے ٹھہرا۔ اما ضروریات
اسلام سے ہونا اسکا پھر یہہ باینطور ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا الدعاء سلاح المومنین یعنی
دعاء ہتھیار ہے ایمان والونکا۔ اور رسول اللہ صلعم اور خلفا اور امرا مسلمین اور عامہ صحابہ اور
ترقی دین واشاعت خواہان امور اسلام سے علی التواتر وتوالی ثابت کہ ہر معاملہ ومعارکہ وہم وفکر وغم
وابتلا وحاجات مین حضراً وسفراً دعا ومناجات کو مقدم وسیلہ واسباب حل گردانتے تھے اور سعی
کے بعد بھی مشغول بدعا ہوتے شکراً یا استغفاراً یا استنصاراً پس یہہ البتہ ضروریات اسلام سے
ہے۔ اما مقام مطلق اور مقید واسطے ایراد اوسکے۔ پھر مطلق تو جب جی چاہے عبادت وثواب
جانکر دعا مین مشغول ہو قال اللہ تعالیٰ اجیب دعوة الداع اذا دعان یعنی قبول کرتا ہون
دعا کو دعا کرنیوالے کی جب دعا مانگے مجہسے۔ اور بہت لوگون نے اکثر اوقات کو اپنے باجازت
رسول صلعم حبس کیا تھا ذکر اللہ اور دعا مین۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ مین بروایت ابی ہریرہ رض حضرت صلعم
سے مروی ہی لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعاء یعنی نہین ہی کوئی چیز زیادہ عزت وپیار کی
اللہ کے نزدیک دعا سے۔ صحیح کہا ہی سند کو اس حدیث کے ابن حبان اور حاکم نے۔ اور ترمذی
مین ابن مسعود رض سے مروی ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا سئلوا من فضله فان الله یحب
ان یسئل یعنی مانگو فضل سے اوسکے پھر بیشک اللہ بہتر محبوب رکھتا ہے اس باتکو کہ مانگا جاوے
وعن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلعم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل ولا یرد
القضاء الا الدعاء فعلیکم عباد الله بالدعاء رواه الترمذی واحمد عن معاذ وصححه الحاکم
ترجمہ بیشک دعا نفع کرتا ہی بلا ذ تردد اوتری ہوئی اور غیر اوتری ہوئی دونونکو اور نہین لیاقت کہتا ہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِ
صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ بِعِزَّتِکَ الْقَدِ
وَحُرْمَۃِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ اٰمِیْن رب اغفر لی امین

امابعد از حمد و ثنا خدا عزوجل و نعت و صلوٰت رسول علیہ التحیۃ کے واضح ہو کہ دعا بارگاہ الٰہی وا
ہر بار بعد لا مشکل کشا اس دین اسلام مین واجبات دین اور ضروریات اسلام سے ہے اور واسطے
ایراد اوسکے مقام مطلق ہین او مقید اور واسطے ایراد اوسکے احکام ہین اور آداب اور کیفیت
مخصوص پھر واجبات دین سے ہونا دعا کا باین معنی ہے کہ ترمذی اور ابوداؤد نے نعمان بن
بشیر رض سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے فان الدعاء ھو العباد
ثم قرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی
سیدخلون جھنم داخرین ترجمہ سو تحقیق کہ دعا عین عبادت ہے چنانچہ فرمایا رب نے تمہا
دعا مانگو مجھ سے قبول کرونگا واسطے تمہارے بیشک جو لوگ بے پروائی کرتے ہین عبادت سے میری
اب داخل ہونگے جہنم مین ذلیل ہوکر یہ آیت سورہ مومن کی حضرت نے تصدیق قول اپنے میں

ثانیاً جب لفظ دبر مشترک ہے دو معنی مین یعنی مؤخر کسی چیز کا کہ جزء ہے اوسکا ہی۔ اور عقب ورد یعنی کسی چیز کا کہ جزء ہے اوسکے نہین ہے تو حمل اوسکا اوپر کسی ایک معنی خاص کے بدون قرینہ قویہ جائز نہین۔ پھر معنی دبر الصلوٰۃ یہان عقیب الصلوٰۃ ہی صاحب قاموس نے سفر السعادت مین یہی اختیار کیا ہے۔ احادیث اذکار و دعا مین بمعنی جزو اخر صلوٰۃ یعنی قبل سلام اگر مراد ہی تو اہل دعوی کو خلاف پر قاعدہ مذکورہ کے دلیل چاہیئے۔ اما معنی عقب یعنی بعد از سلام پھر اسپر دلائل صریح موجود ہین چنانچہ قولہ من قرأ آیۃ الکرسی وقل ھو اللہ احد فی دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ رواہ النسائی والطبرانی عن ابی امامۃ وجماعۃ مثل الرویانی والدارقطنی وابن حبان والبیہقی عن علیؓ وجابر بن عبد اللہ وابن عمر وانس ومغیرہ بن شعبہ ۱۲ اور قولہ من قرأ فی دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ عشر مرات قل ھو اللہ احد (حدیث سورہ اخلاص دہ بار حدیث از جابر است در معجم طبرانی ۱۲) اور قولہ من سبح دبر الصلوٰۃ الغداۃ مائۃ تسبیحۃ وھلل مائۃ تھلیلۃ غفرت ذنوبہ۔ اور قولہ صلعم یسبح اللہ فی دبر کل صلوٰۃ ثلاثا وثلاثین ویحمدہ ثلاثا وثلاثین ویکبرہ اربعا وثلاثین۔ جو ترمذی کے باب التسبیح فی آثار الصلوٰۃ مین مروی ہے۔ اور مسلم مین لفظ من سبح اللہ فی دبر کل صلوٰۃ ثلاثا وثلاثین وحمد اللہ ثلاثا وثلاثین وکبر اللہ ثلاثا وثلاثین فتلک تسعۃ وتسعون وقال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر غفرت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر — اور مسلم مین کعب بن عجرہ کی روایت مین لفظ دبر کل صلوٰۃ مکتوبہ کا ہے۔ اور اسی مانند اکثر اذکار و ادعیہ و استغفار وغیرہ کے ذیل مین محلاً لفظ دبر الصلوٰۃ واقع و وارد ہے پھر ظاہر ہی کہ یہ کل بعد سلام مستعمل ہین اور انکے عقیب الصلوٰۃ مین علماء کو اتفاق ہے حتی کہ فیروزآبادی نے بھی سفر السعادت مین یہی کہا چند سخن بیاید سبحت کہ ہرگز بگوید در عقب ہر نماز ہے ہرگز نومید نشود سبحان اللہ الخ اور کیون نہین جب یہی ہین سا تہہ الفاظ صریح کے بھی منقول مروی چنانچہ اوسی ترمذی مین یہ بھی ہے فاذا سلمتم فقولوا سبحان اللہ ثلاثین الخ اور بخاری مین یسبحون ویحمدون ویکبرون خلف کل صلوٰۃ ثلاثا وثلاثین اور ابی داؤد مین بھی اثر

قضا کے رد کی مگر دعا پس لازم پکڑو تم اپنے پر اے بندو اللہ کے دعا کرنا — وروی الترمذی عن ابی ہریرۃ قال

قال رسول اللہ من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد والکرب فلیکثر الدعاء

فی الرخاء یعنی جو شخص کہ خوش آوے اوسکو یہ کہ قبول کرے اللہ دعا اوسکی وقت سختی اور مصیبت کے

تو چاہیئے کہ کثرت پکڑے دعا کی آگے سے حالت کشادگی اور صحت اور قوت وعافیت میں — اور مقید

دو طور ہے ایک تو وہ کہ شارع سے وہ مقام مخصوص محل اجابت دعا کا ہوتا ہے — دوسرے یہہ کہ شارع

نے قولاً یا فعلاً کسی مقام کو محل دعا کا ٹھہرایا ہے خواہ استقلالاً خواہ ضمناً — پھر بعض مقام جامع ہیں

دونوں اطوار کو اور بعض اپنے اپنے طور پر جدا گانہ ثابت ہیں — پھر مجموع مقام مقیداً چالیس پچاس بلکہ زائد ہیں

چنانچہ امام نووی اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور صاحب قرۃ العیون اور شارح مسک الختام وغیر ذلک

کتنون نے اوسکا شمار ضبط کیا ہے — پھر از انجملہ پیچھے نماز فرض کے محل دعا و محل اجابت دعا کا ہے قولاً

و فعلاً و تقریراً استقلالاً غیر ضمناً — پھر محل اجابت فقد روی الترمذی عن ابی امامۃ قال قیل

یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الآخر و دبر الصلوٰۃ المکتوبات —

یعنی پوچھا گیا کون دعا خوب سنی جاتی ہے فرمایا بیچ رات آخر کے یعنی تہجد کے وقت کی اور جو پیچھے

نماز فرضون کے ہے — کہا ابو عیسیٰ ترمذی نے کہ حدیث حسن ہے اور کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار میں

وفیہ تصریح بان جوف اللیل و دبر الصلوات المکتوبات من اوقات الاجابۃ —

تحقیق معنی دبر فقال فی تیسیر الوصول بکتاب الدعاء باب الاول فصل الاول تحت حدیث ابی امامۃ و

دبر کل شیء وراءہ وعقبہ والمراد بہ بعد الفراغ من الصلوٰۃ ۱۲ اور قاموس میں لکھا ہے الدبر بضمتین نقیض

القبل ومن کل شیء عقبہ ومؤخرہ ۱۲ پھر اگر ورود لفظ دبر کا ساتھ ایسے مضاف الیہ کے ہے کہ وہ جنس سے ہے

اوسکے یا تصریح بلفظ دیگر تو دبر جزو آخر ہے اوس مذکور کا اور اگر جنس سے اوسکے نہیں تو ردیف ہی پیچھے

اوس مذکورہ کے کقولہ تعالیٰ ومن یولہم یومئذ دبرہ بوجہ اضافت جنس کے یہان دبر بمعنی جزو مؤخر ہے

وقولہ تعالیٰ ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم کہ مراد نماز فجر ہے اور غرض توقیت بوجہ اضافت

بغیر جنس کے یہان دبر بمعنی عقب اور بعد و ردیف ہی پھر یہی فرق ہے دبر حیوان اور دبر صلوٰۃ میں —

یہان مجرد تطہیر و ثبوت درکار ہے بنا بر بالاجمال بعض دعا کا حضرت صلعم کے ذکر کر دیتا ہون پہر دعاؤن سے

حضرت صلعم کے جو دعا کرتے ساتھہ اوسکے پیچھے ہر نماز کے ایک یہہ ہے اللھم رب جبرئیل و میکائیل و

اسرافیل اعذنی من حر النار و عذاب القبر اللھم اصلح لی دینی و وسع لی

فی داری و بارک لی فی رزقی رواہ احمد و الطبرانی فی الاوسط و الکبیر بروایۃ براء ابن عازب رض

و رواہ النسائی عن صہیب رض ان رسول اللہ صلعم کان یقول اذا انصرف من الصلوۃ اللھم

اصلح لی دینی الحدیث قال فی المسک و صححہ ابن حبان اور روایت کیا ہے اسکو نسائی نے باب ذکر الدعاء

بعد التسلیم مین عائشہ رض سے ساتھہ قصہ یہودیہ کے قالت فما صلی رسول اللہ صلعم بعد یومئذ

صلوۃ الا قال فی دبر الصلوۃ رب جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اعذنی من حر النار

و عذاب القبر ۲ اور منجملہ دعاؤن آپکے جو دعا کرتے ساتھہ اوسکے پیچھے ہر نماز کے ایک یہہ ہے

اللھم ربنا و رب کل شئی انا شہید انک انت الرب وحدک لا شریک لک

اللھم ربنا و رب کل شئی انا شہید ان محمدا صلعم عبدک و رسولک اللھم ربنا

و رب کل شئی انا شہید ان العباد کلھم اخوۃ اللھم ربنا و رب کل شئی اجعلنی

مخلصا لک و اھلی فی کل ساعۃ من الدنیا و الاخرۃ یا ذا الجلال و الاکرام

اسمع و استجب اللہ الاکبر اللہ الاکبر اللھم نور السموات و الارض اللہ الاکبر

اللہ الاکبر حسبی اللہ و نعم الوکیل اللہ الاکبر اللہ الاکبر کذا فی مسند احمد و سنن

بروایۃ زید ابن ارقم ۔ سفر السعادت مین لکھا ہے کہ پیغمبر صلعم در عقب ہر نمازی میگفت اللھم ربنا الخ

اور منجملہ دعاؤن آپکے جو دعا کرتے ساتھہ اوسکے بعد سلام نماز کے ایک یہہ ہے اللھم انی اسئلک

علما نافعا و رزقا طیبا و عملا متقبلا تھے دعا کرتے ساتھہ اسکے جب نماز پڑھتے صبح کی قبل

سلام پھیرتے کذا فی مسند احمد و مصنف ابن ابی شیبہ بروایۃ ام سلمہ ۔ اور روایت کیا اوسکو

ابن ماجہ نے بلفظ کان یقول اذا صلی الصبح حین یسلم منجملہ دعاؤن آپکے یہہ ہے جو

سفر السعادت مین لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم در عقب نماز بامداد میگفت اللھم اصلح لی دینی

۳ اور صحیح ابن حبان [illegible]

کل صلوٰۃ اور مسلم میں بلفظ معقبات وارد قال کعب بن عجرۃ قال رسول اللہ صلعم معقبات لا یخیب قائلهن او فاعلهن دبر کل صلوٰۃ مکتوبة ثلاثا وثلثین تسبیحة الخ اور حدیث تہلیل جو بلفظ دبر الصلوٰۃ وارد ہے مسلم میں بلفظ کان اذا فرغ من الصلوٰۃ وسلم اور بلفظ حین سلم اور بلفظ اذا قضی الصلوٰۃ مروی — تو اب یقینا متحقق ہوا کہ معنی لفظ دبر الصلوٰۃ کا ان حدیثون مین عقیب الصلوٰۃ یعنی بعد سلام مراد ہے اور یہی وجہ ہے کہ حفاظ محدثین حدیث ائمہ فن نے ترجمہ باب اسی معنی پر قائم کیا ہے چنانچہ باب التسبیح فی اثار الصلوٰۃ ترمذی نے قائم کیا۔ اور حدیث دبر کل صلوٰۃ اوسمین لایا۔ اور نسائی نے باب الذکر والدعاء بعد التسلیم قائم کیا۔ اور حدیث عائشہ دعاء فی دبر الصلوٰۃ کی اوسمین لکھا ہے اور ابوداؤد نے باب مایقول الرجل اذا سلم لکھا اور اوسمین حدیث ابن الزبیر اور سلیمان والی دبر الصلوٰۃ کی لایا اور امام مجدالدین جو سرالنقاد اس فن کا ہے باوجود کہ بانی وہم فی الباب ہے اوسی سفر السعادت مین بذیل ہر حدیث فی الباب معنی دبر الصلوٰۃ کا عقب وبعد از سلام نماز لکھتا ہے۔ اور وہی حدیث ابن الزبیر کی مسلم مین ساتھ اس تصریح کے وارد ہے یقول فی دبر کل صلوٰۃ حین یسلم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ ویقول اذا سلم فی دبر الصلوٰۃ ویہال یہن دبر کل صلوٰۃ۔ یقول فی اثر الصلوٰۃ اذا سلم — اور ایسی ہی تہلیل بخاری و مسلم مین جو بروایت مغیرہ بن شعبہ بلفظ کان یقول فی دبر کل صلوٰۃ مکتوبة مروی ہے۔ وہی عبداللہ ابن زبیر کے روایت مین بعد السلام مصرح ہے قال کان رسول اللہ صلعم اذا سلم من صلوٰۃ یقول بصوتہ الاعلی لا الہ الا اللہ وحدہ الخ اور امام بخاری نے بھی اپنے صحیح مین ترجمہ باب باب الدعاء بعد الصلوٰۃ المکتوبة منعقد کیا ہے تو اب معنی دبر الصلوٰۃ مین کسیکو وہم باقی رہنا محض خام خیالی ہے یا تعصب بے محل

اما قسم دوسری مقید کی وہ جو شارع نے قولاً یا فعلاً یا تقریراً کسی مقام کو محل دعا ٹھہرایا ہے۔ از انجملہ پیچھے نماز کے خصوصاً نماز فرض کے ہے کہ محل مستقل دائمی دعا کا اوسکو مقرر کیا ہے کبھی قولاً اور کبھی فعلاً اور کبھی تقریراً — پھر فعلاً گرچہ تفصیل و مفصل دعا حضرت نبوت بعد نماز فرض بیشمار مین مگر مجھکو

مراجعت کر دی — مگر یہ بات اوس حدیث مین مذکور نہین حضرت عائشہ کی روایت مین جو اذا اسلم لم یقعد واردھا
اوس سے یہ مطلب نکالکر بیان آمیز کیا ہے حالانکہ وہ اس استغفار کی مطلق نفی کرتی ہے تو باخود یا معارض ہین انکی آمیزش
مقبول نہین علاوہ برین لم یقعد کی معنی یہ کہان کہ برخاستے وبحجرہ مراجعت کر دی لیکن باوجود اسکی مصنف نے
بڑی بڑی دعائین بعد السلام کی بعدہ بطور معارضہ نقل کیا ہے ۱۲م — اور از انجملہ یہ بھی لکھا ہے کہ در بعض احادیث صحیح مروی
است کہ در عقب ہر نماز فرض میگفت لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد
منک الجد لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا
الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون اور یہ دونون
عین دعا ہین — اور صریحا آیا ہے کہ الحمد للہ دعا ہے اور یا حی یا قیوم دعا ہے اور یا ذا الجلال والاکرام دعا
ہے — اور از انجملہ دعا بعد از صلوۃ یہ ہے جو ابو داؤد نے انس بن مالک رض سے روایت کیا انہ قال کان اکثر
دعوۃ النبی صلعم یدعو بھا اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار
وفی الصحیحین بلفظ کان اکثر دعاء رسول اللہ صلعم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ
وقنا عذاب النار — اور از انجملہ یہ دعا ہے جو سفر السعادت مین لایا ہے کہ ابو ایوب انصاری نے
گفت ہرگاہ نماز می گذاردم از پس پیغمبر صلعم در ہیچ وقت نبود کہ بعد از سلام نگفتے اللھم اغفر لی خطایای
وذنوبی کلھا اللھم انعشنی واحینی وارزقنی واھدنی لصالح الاعمال والاخلاق انہ لا یھدی
لصالحھا الا انت واصرف سیئھا فانہ لا یصرف سیئھا الا انت — اور از انجملہ یہ دعا ہے
جو ترمذی نے ابن عمر رض سے روایت کیا ہے انہ قال ما کان رسول اللہ صلعم یقوم من مجلس
حتی یدعو بھؤلاء الکلمات لاصحابہ اللھم اقسم لنا من خشیتک ما یحول بیننا وبین
معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا

روی الترمذی و ابن ماجہ عن جابر قال قال رسول اللہ صلعم افضل الذکر لا الہ الا اللہ و افضل الدعاء الحمد للہ ۱۲

ع و در تیسیر از رزین آوردہ کہ ابو ہریرہ رض از آنحضرت صلعم نقل کردہ اند قال وکان من دعاء قوم یونس یا حی یا قیوم

باقی [illegible] یا حی یا قیوم [illegible] یا ذا الجلال والاکرام [illegible] ۱۲

[illegible] سفر السعادت [illegible] ۱۲

الذی ھو عصمۃ امری واصلح لی دنیای التی جعلت فیہا معاشی واصلح لی
اخرتی التی جعلت فیہا معادی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر
واجعل الموت راحۃ لی من کل شر اللھم انی اعوذ برضاک من
سخطک واعوذ بعفوک من نقمتک واعوذ بک منک لا مانع لما اعطیت ولا
معطی الخ ۔ اور منجملہ دعاؤں آپکے جو دعا کرتے ساتھ اوسکے جب سلام پھیرتے نماز ونسے اپنے
اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت
اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت رواہ ابوداؤد بروایۃ علی بن ابی طالبؓ
فی باب الدعاء ورواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ۔ اور منجملہ دعاؤں آپکے جو تھے دعا کرتے ساتھ
اوسکے بعد نماز ونکے یہہ ہے رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک رواہ مسلم بروایت براء بن عازبؓ
قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلعم احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجہہ
فسمعتہ یقول رب قنی عذابک یوم تبعث وتجمع عبادک ۔ اور منجملہ دعاؤں آپکے
جو کہتے نماز کے بعد اخر دعا میں اپنے یہہ ہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی
المرسلین والحمد للہ رب العلمین رواہ ابن ابی شیبہ من حدیث ابی سعید والترمذی ایضاً ۔ اور منجملہ
دعاؤں آپکے ایک دعا طویل ترمذی میں ابن عباس رضؓ سے مروی ہے قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول
لیلۃ حین فرغ من صلوتہ اللھم انی اسئلک رحمۃ من عندک تھدی بھا قلبی
وتجمع بھا امری وتلم بھا شعثی وتصلح بھا غائبی وترفع بھا شاھدی وتزکی بھا
عملی وتلھمنی بھا رشدی وترد بھا الفتی وتعصمنی بھا من کل سوء اللھم اعطنی
ایمانا ویقینا الخ ۔ اور منجملہ دعاؤں آپکے یہہ ہے جو سفر السعادت میں لکھا ۔ چون از نماز سلام دادی
سہ بار گفتی استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اللھم انت السلام و
منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام ۔ سفر السعادت کے فصل اذکار کی یہہ پہلی حدیث ہے
مسلم نے ثوبان رضؓ سے اسکو روایت کیا ہے پھر مصنف نے اس دعا کے بعد یہہ لکھا کہ این مقدار بگفتی وبرخاستی وبجہرہ

فمنہا حدیث انس رض قال کنت جالسا مع النبی م فی المسجد ورجل یصلی فقال وفی روایۃ بدل فقال ثم دعا اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یاذالجلال والاکرام یاحی یا قیوم انی اسالک فقال النبی م دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ۔ وجہ دلالت لبعدالصلوۃ پر بیان فقال کافای لتعقیب اور ثم فاصل ہے یعنے یہ دونوں مقتضی ہیں دعا کی لبعدالصلوۃ پر۔ اور کیوں نہیں جب ایک دوسری روایت میں تصریح بھی ہے فلما رکع وسجد وتشہد دعا فقال فی دعائہ اللھم انی اسالک الخ یہاں سلام چھیرنے کا مانند حدیث عبداللہ کے مطلق ذکر نہیں نہ قبل دعا نہ بعد دعا۔ اور ظاہر ہے کہ مسئلہ تحلیلہا التسلیم کا اولا نہیں تھا بلکہ مجرد تشہد پر اختتام نماز کی تھی اذا قلت او فعلت فقد تمت صلوٰتک پر عمل تھا اور سلام اور سبھی تشہد ہی ادا ہوتا تھا پھر درود اور سلام تحلیل موخر ہے اور اسیلئے بہت حدیثوں میں تشہد تک ذکر صلوۃ ہے درود وسلام مذکور نہیں معدوم ہیں قال رسول اللہ صلعم احدث اللہ اذا تشھد فقد قضیت صلوٰتک ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد ابوداؤد۔ ومنہا حدیث محجن بن الادرع عند ابی داؤد انہ قال دخل رسول اللہ المسجد فاذا ھو برجل قد قضی صلوتہ وھو یتشھد (ای فی ذکر الشہادۃ التوحید) وھو یقول اللھم انی اسئلک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفرلی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم فقال رسول اللہ م قد غفرلہ قد غفرلہ۔ قد قضی صلوتہ صریح ہے کہ یہ بعد نماز واقع ہے۔ اور جھر دعا کا یہ بھی مستفید ہے لبعد از صلوۃ کو۔ ومنہا حدیث فضالہ بن عبید عند الترمذی قال بینا رسول اللہ م قاعد اذا دخل رجل فصلی فقال اللھم اغفرلی وارحمنی فقال رسول اللہ عجلت ایہا المصلی اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ھو اھلہ وصل علی ثم ادعہ قال فضالہ ثم صلی رجل اخر بعد ذلک فحمد اللہ وصلی علی النبی م فقال النبی م ایہا المصلی ادع تجب

12 قال الترمذی حدیث حسن۔ ومنہا حدیث عبداللہ بن مسعود رض عند الترمذی قال کنت اصلی والنبی م وابوبکر وعمر معہ فلما جلست بدات بالثناء علی اللہ تعالی ثم الصلوۃ علی النبی م ثم دعوت لنفسی فقال النبی م سل تعطہ سل تعطہ قال الترمذی حدیث حسن صحیح ترجمہ لہا فضالہ بن عبید کی کہ جس وقت ہم لوگ رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے ایا ایک مرد پھر نماز پڑھا

مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعله الوارث منا واجعل
ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ہمنا
ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا - قال الترمذی حدیث حسن - یہ بیان لفظ مجلس
عموم الدلالت واقع ہے داخل ہے اوسمیں جلسہ الفراغ[1] بھی جو بعد نماز کے فراغ کے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم لوگون کی طرف رخ کرکے بیٹھتے تھے کبھی تھوڑا کبھی دیر تک - چنانچہ سنن ابی داؤد وغیرہ
مین بسند صحیح چند حدیثین مروی ہین کہ بعد نماز صبح کے حضرت صلعم طلوع آفتاب تک نماز کی
جگہ مین بیٹھے رہتے تھے اور عموم اوقات مین بھی ثابت کہ تا نکل جانی نسوات کی مسجد سی آنحضرت صلعم
اور کل نمازی اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہتے رواہ البخاری عن ام سلمہ - اور ایسی حدیث ابن عباس عش مین
لفظ لیلۃ حین فرغ من صلوٰتہ عام ہی نماز عشا اور نماز تہجد کو - اور حدیث معاذ بن جبل
عند احمد والترمذی فثوب بالصلوٰۃ فصلی رسول اللہ صلعم وتجوز فی صلوٰتہ فلما سلم دعا
بصلوٰتہ مین لفظ ثوب سے مستفید بصلوٰۃ مکتوبہ ہے - بہرکیف گرچہ حدیثین دعاء بعد الصلوٰۃ کی اور
اور کتابوں مین بتصریح بہت وارد ہین لیکن ثبوت دعوی اور تنظیر کے لئے یہ چند مقید اور مطلق منفصل اور مجمل
ہر قسم کی کتب مشہورہ سے کافی ہین اور یہ باعتبار فعل ہدی آنحضرت صلعم کی گذرا اور باعتبار قول
آپکے جو اس سنت ہدی کے اجرا و شیوع مین اپنی امت کو تعلیم و ترغیب فرمایا بلکہ اوسپر امر باندھا اور ترک
پر تہدید و ترہیب دکھایا اسکو بھی بالاجمال کچھ بطور نظر لکھدیتا ہون ــــــ

اقوال در تعلیم و ترغیب دعا بعد الصلوٰۃ

[1] قولہ جلسہ الفراغ ۱۲ - یہ وہی ایک تو بعد سلام نماز بقدر جلسہ بین السجدتین کے اسی سابق قعدہ پر قبلہ رخ بیٹھے
بیٹھا رہنا چنانچہ حدیث براء ابن عازب جو ہین عند النسائی مروی ہے مجلسہ بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء اور حدیث عائشۃ
فی المسلم والسنن اذا سلم لم یقعد الا مقدار ہکذا الخ اسی جلسہ کی بیان مین ہے - دوسرا جلسہ بعد الفراغ یعنی
لوگوں کی طرف گھوم کر بیٹھنے پھر تسبیح و تہلیل و تکبیر و اذکار و دعا و نصائح و تعلیم و پرسش وغیر ذلک کل اسی میں تھی - روی
مسلم واہل السنن عن سماک بن حرب قال قلت لجابر بن سمرۃ کان النبی صلعم لا یقوم من مصلاہ الذی یصلی فیہ الصبح حتی تطلع الشمس وکانوا یتحدثون
فی الجاہلیۃ فیضحکون ویتبسم رسول اللہ صلعم - پھر حدیث یہ آخر تو جلسہ اول اور ثانی کی نہین سمجھا دلالت مین مسئلہ کی مضطرب ہوا ۱۲ م - ترمذی
اور نسائی مین جابر بن سمرہ سے مروی ہی کان النبی صلعم اذا صلی الفجر قعد فی مصلاہ حتی تطلع الشمس - اور انس کی روایت میں ترغیب لغیرہ مروی
ہے اور ابوداؤد مین انس سے تمنا انکی مروی ہے ۱۲ م ـــــ

اور بعد ثنا رجلیہ کے یعنی رجلیہ ہی بہر کیف یہاں دو استدلال ہیں ایک تو تحقیق معنے
دبر الصلوۃ ۔ یعنی یہ قید کہ قبل کلام کرنے اور قبل پھر جانے کی اپنے دونوں پیر کو سمیٹے ہوئے
اور یہی اگلی نشست پر یہ علامت بڑی مقتضی ہی بعد سلام ہے اور نیز یہ قید محل حل میں ہوتی ہے
پس چونکہ وہ محل حل میں ان افعال کے ہی [illegible] سب اوس عمل کے یہ قید دے
و در سفر گفت ہر کہ در پی نماز صبح پیش از آنکہ سخن گوید دہ بار بگوید ۔۔۔ اور حدیث ابن الزبیر فی الزبیر
سے اولا معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت صلعم بعد سلام نماز کے اسکو پڑھتے تھے ۔ اور جیسا کہ حدیث عبد الرحمن
بن صلوۃ مغرب کا اضافہ ہے حدیث مغیرہ و ابن الزبیر وغیرہما میں یہ عمل بلا قید مذکورہ پانچوں وقت
میں آیا ہے اور عبادات و دعائیہ وغیرہ وغیرہ بھی شامل ہیں پھر اوسی اسکو حکم میں دعا کی لیا اور سی
دیگر احادیث کی دبر الصلوۃ کو یعنی عقیب الصلوۃ کھینچا اور نسائی کی باب الامر بقراۃ
المعوذات بعد التسلیم من الصلوۃ میں حدیث عقبہ بن عامر کے لکہا ہی انہ قال امرنی رسول اللہ صلعم
ان اقرأ المعوذات فی دبر کل صلوۃ وعن مسلم بن ابی بکرۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلعم
کان یقول فی دبر الصلوۃ اور اسمیں شک نہیں کہ استعاذہ میں دعا ہے ۔ روی مسلم عن
ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ان النبی صلعم کان یعلمهم هذا الدعاء کما یعلمهم السورۃ من القرآن
یقول قولوا اللهم انی اعوذ بک من عذاب جهنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک
من فتنۃ المحیا والممات ومن فتنۃ المسیح الدجال وفی متفق علیہ عن عائشۃ قالت کان
رسول اللہ صلعم یدعو فی الصلوۃ یقول اللهم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک
من فتنۃ المسیح الدجال الخ یہ نمونہ تعلیم و ترغیب کا ہے ۔ **اما امر للدعاء**
اور تہدید و ترہیب ترک پر اوسکی فمنها حدیث فضالۃ مذکورہ بالا الیہا
اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما هو اهلہ وصل علی ثم ادعه اور قولہ ایها المصلی ادع تجب

۹۵ قولہ قبل ان ینصرف ۱۲ انصراف کا معنی الفراف کا پھرنا ہے پھر یہ دو طرح پھرنا نماز سے یعنی خروج عن الصلوۃ ۔ چنانچہ حدیث
حارث بن مسلم میں یہی ہے دوسرے پھرنا قعدہ سے یعنی قعدہ توڑ کر گھومنا طرف مقتدیوں کے چنانچہ حدیث
عبد الرحمن بن غنم میں یہ تا ہے ۱۲ م ـــــ

دسنی یہ بعد نماز کی بولا اللھم اغفرلی وارحمنی تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عجلت پکڑا تونے اے نمازی
چاہئے کہ جب نماز پڑھ چکے تو بیٹھ پھر حمد کر اللہ کی ساتھ اون کلمات کی کہ وہ اہل ہے اسکا اور درود بھیج
اوپر میری پھر دعا مانگ اوسکے بعد نماز پڑھی ایک مرد دوسرے نے بعد اسکی پھر حمد کیا اللہ کی اور
درود بھیجا نبی ﷺ پر تو فرمایا نبی ﷺ نے کہ اے نمازی دعا کر قبول کیجاویگی ۱۲ اور کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ تھا
میں نماز پڑھتا اور نبی ﷺ اور ابوبکر اور عمر ساتھ آپکے پھر جب بیٹھا میں یعنے واسطے دعا کی شروع کیا میں ساتھ
ثنا کی اوپر اللہ تعالی کے پھر ساتھ درود کی نبی ﷺ پھر دعا کیا میں واسطے جان اپنی تو فرمایا نبی ﷺ نے کہ مانگ
دیا جاویگا وہ چیز مانگ دیا جاویگا وہ چیز نزدیک شامی میں حدیث کی رجل آخر جو حدیث فضالہ
میں ہے غالبا یہی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والعلم قطع نظر اسکی قولہ بدات بالثناء علی اللہ
تعالی ثم الصلوۃ علی النبی ﷺ سے مستفاد و مستفید ہے اس امر کی کہ قولہ فلما جلست سے
مراد جلسہ دعا ہے — ومنہا حدیث حارث بن مسلم التمیمی عن ابیہ عن رسول اللہ ﷺ عند ابی داؤد انہ
اسر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوۃ المغرب فقل قبل ان تتکلم احدا اللھم اجرنی من
النار سبع مرات وهكذا اذا صليت الصبح — سفر السعادت میں کہا ہے این حدیث
در صحیح ابن حبان است — ومنہا حدیث ابی مالک الاشجعی عن ابیہ قال کان الرجل
اذا اسلم علمه النبی ﷺ الصلوۃ ثم امره ان یدعو بهؤلاء الکلمات اللھم اغفرلی و
ارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی رواہ مسلم اور روایت میں ثابت ہے کہ حضرت
نے اوسکو بعد نماز کے اذکار اولا تعلیم کیا تو اوسنے کہا کہ یہ تو سب رب کے لئے ہوا
میرے لئے کیا ہے تب حضرت ﷺ نے فرمایا کہ دعا کرو ساتھ ان کلمات کے — ومنہا
حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ من قال دبر صلوۃ الفجر وهو ثان رجلیه قبل ان یتکلم
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على
كل شيء قدير عشر مرات الخ اور امام احمد نے اسکو بروایت عبدالرحمن بن غنم روایت
کیا ہے اور اوسمیں صلوۃ مغرب و صبح دونوں مذکور ہے اور بدلہ قبل ان یتکلم کے ان ینصرف ہے

شریک شامل ہیں بعد لفظ افراد خیانت قوم نہیں مگر یہ کہ پھر اس حدیث کا کیا نفع۔ تو واضح ہو کہ تنبیہ
اس امر کی ہے کہ امام بخل اور قصد اونکی محرومی کا نکرے اور وہ تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو ادعیہ اندرونی کو
استعمال میں لایا اور بعد از سلام ادعیہ بیرونی کو جو بعض مستقل محل دعا کا ہے اوسکو خالی چھوڑا مقتدیان
دعا سے محروم ہوئے۔ دوسری طرح یہ کہ کوئی عبادت مانع اشتراک کیا جیسے یہ بھی نیا [illegible] سے
تیسرے یہ کہ ایسے صورت مخفی سے دعا کیا کہ اہل جماعت اوس سے بی علم ہو کر شریک نہوسکی۔ تو ان تینوں
اشکال بخل واستغنائی سے امام کو احتراز مناسب۔ ومنہا حدیث معاذ بن جبل امر یا

معاذ لا تدعن دبر کل صلوٰۃ ان تقول اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن
عبادتک یعنی تاکید فرمایا حضرت صلعم نے معاذ بن جبل کو کہ ہرگز نہ چھوڑ تو پیچھے کسی نماز کے
پڑھنا اس دعا کا۔ روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نی اور صحیح کہا ہی اسکو
ابن حبان اور حاکم نے۔ سفر السعادت میں کہا ہے وصیت فرمود معاذ را کہ در عقب ہر نماز بگوید
اللھم اعنی الخ۔ مسک الختام کی باب صفۃ الصلوٰۃ میں بذیل اس حدیث کی ماتحت لفظ دبر الصلوٰۃ
کے کہا ہے کہ ولفظ کل صلوٰۃ عام است از مکتوبہ و نافلہ و ظاہر اول است و در اینجا دلالت است
بر مشروعیت دعا بعد نماز فرض و بخاری بابی عقد کردہ و گفتہ باب الدعاء بعد الصلوٰۃ المکتوبۃ حافظ
ابن حجر در فتح الباری گفتہ و درین ترجمہ رد است بر کسی کہ گمان میکند کہ دعا بعد فریضہ مشروع نیست ۱۲
انتہی شارحین اسپر ہیں کہ لا تدعن کی نہی ہونی تاکید مقتضی ہی ترک کی تحریم کو۔ ومنہا حدیث فضل بن
عباس قال قال رسول اللہ صلعم الصلوٰۃ مثنی مثنی تشہد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن
وتقنع یدیک یقول ترفعھما الی ربک مستقبلا ببطونھما وجھک وتقول
یا رب یا رب یا رب ومن لم یفعل ذلک فھو کذا کذا وفی روایۃ فھو
خداج انتہی ۱۲ یعنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نماز دو دو ہے یعنے تشہد پڑھنا ہر دو رکعت
پر اور نماز خشوع اور تضرع اور طمانیت پکڑنا ہے اور یہ کہ دعا کرے تو دونوں ہاتھوں
سے اپنے فرمایا اٹھا تو دونوں کو طرف رب اپنی پیش کرنیوالا دونوں ہتھیلیوں کو سامنے

۹۔ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فقط اور ایک دوسری حدیث میں ادعیٰ فضالہ بن عبید کے یہ بھی ہے فقال رسول اللہ صلعم اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی صلعم ثم لیدع بعد ما شاء رواہ الترمذی وصححہ وابوداؤد والنسائی وابن خزیمہ وابن حبان والحاکم ترجمہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جب نماز پڑھ چکے تمہارا تو چاہئے کہ شروع کرے ساتھ تحمید الٰہی کے اور ثنا کرنی اوپر اوسکے پھر چاہئے کہ درود پڑھے اوپر نبی صلعم کے پھر چاہئے کہ دعا مانگے بعد اسکے جو چاہے کہا امام شوکانی نے وذلک مبین للمراد وھو لا یتم الا بعد التسلیم۔ ومنہا حدیث معاذ بن مسلم وحدیث ابی مالک اشجعی متقدم۔ ومنہا حدیث عقبہ بن عامر رض امرنی رسول اللہ صلعم ان اقرا بالمعوذات فی دبر کل صلوٰۃ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والبیہقی فی دعوات الکبیر معوذات عملاً وتعلیماً مانند بعض دیگر ادعیہ کی اندر نماز اور باہر نماز کے دونوں محل میں بکثرت ثابت کوئی محل دیگر کا منافی نہیں اور استعاذہ مانند استغفار کے عین دعا ہے ومنہا حدیث ثوبان رض قال قال رسول اللہ صلعم ولا یؤم عبد قوما فیخص نفسہ بدعوۃ دونہم فان فعل فقد خانہم رواہ الترمذی یہ بظاہر امقتضا اس تہدید کا ادعیہ اندرونی اور بیرونی دونوں کو شامل ہے لیکن عند التامل یہ تہدید ادعیہ اندرونی کو شامل نہیں دلالت اسکا مجرد ادعیہ بیرونی پر ہے یعنی کل ادعیہ اندرونی کے سات ہیں گرچہ وہ محل مستقل للدعاء نہیں ہیں بلکہ ضمناً ومعناً ہیں لیکن بوجہ ماثور کے دعاء مسنونہ مشروع اور مقام ادعیہ ہیں پھر چونکہ رسول اللہ صلعم سے بیچ حالت امامت کی ان ساتوں محل میں الفاظ ادعیہ الدلالت لنفسہٖ ثابت امام مجد الدین فی سفر السعادت میں کہا ہے کہ دعوتی کہ در نماز کردی ہمہ بلفظ الفاظ مروی ۱۲ تمام بمقتضا تہدید کا ادعیہ اندرونے سے ممنوع ومحصور۔ اما یہ کہ ادعیہ بعد الصلوٰۃ میں بھی بعض دعا بخصوص الدلالت لنفسہٖ وارد ہے چنانچہ بعض دعا جامع ادعیہ اندرونی میں ہیں تو یہ شاذ ہیں اور باوجہ اپنی نماز تنہا پڑھنے پر ۔ اور یہ کہ ادعیہ بعد الصلوٰۃ میں ایسی دعا نہیں اگر بعض بلفظ افراد ہے تو بعض بلفظ جماعت ہے۔ دوسری یہ کہ ادعیہ بیرونی میں بسبب موافقت اور تامین مقتدیوں کی کل اہل جماعت اوس میں شریک

اور اس حدیث سے کچھ ربط و تعلق نہین یہہ مسئلہ دیگر ہے وہ مسئلہ دیگر — ومنہا حدیث انس بن مالک رضہ عند احمد ان النبی صلعم قال اذا قام الامام فی محرابه وتوازت الصفوف نزلت الرحمة فاول ذلك نصیب الامام ثم من عن یمینه ثم من عن یساره ثم تتفرق الرحمة علی الجماعة ثم ینادی ملك ربح فلان وخسر فلان فالرابح من یرفع یدیه بالدعاء الی الله تعالی اذا فرغ من صلوته المکتوبة والخاسر هو الذی خرج من المسجد بلا دعاء فاذا خرج بلا دعاء قالت الملئکة یا فلان استغنیت عن الله تعالی مالك عند الله حاجة — یعنی فرمایا نبی صلعم نے کہ جب کھڑا ہو امام محراب مین اور برابر ہوئی قطار نمازیون کی اوترتی رحمت پھر پہلے یہ حصہ ملتا ہے امام کو پھر جو داہنے ہین امام سے پھر جو بائین ہین اوس سے پھر منتشر کیجاتی ہے رحمت اوپر جماعت کے پھر ندا کرتا ہے ایک فرشتہ کہ فلاح کو پہونچا فلانا اور خسارہ پایا فلانے نے تو کہتا ہے دوسرا فرشتہ کسنے فلاح پایا اور کون خسارت مین پڑا تب کہتا ہے فرشتہ اول کہ فلاح پانیوالا وہ ہے جو اوٹھاتا ہے دونون ہاتھ کو اپنے واسطے دعا کے طرف اللہ برتر کے جب فارغ ہوتا ہے نماز فرض سے اپنے اور خسارت پانیوالا وہ ہے جو نکلا مسجد سے بلا دعا کے سو جب نکلا بلا دعا کے کہتا ہے فرشتہ ای فلانے نے بے پروائی کیا تو نے اللہ برتر سے نہین ہے تجھکو اللہ کے پاس کچھ حاجت — یہہ حدیث غنیۃ الطالبین مؤلفہ غوث الاعظم رحمہ اللہ مین بھی استدلالاً منقول ہے — اور شاہد ہی اس روایت کی حدیث دیگر وہ جو حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحق بن السنّی نے بیچ کتاب مسمّٰی عمل الیوم واللیلة کے اخراج کیا ہے حدثنی احمد بن الحسن حدثنا ابو اسحق یعقوب بن خالد بن یزید الطیالسی حدثنا عبد العزیز بن عبد الرحمن القرشی عن خصیف عن انس بن مالک عن النبی صلعم انه قال ما من عبد یبسط کفیه فی دبر کل صلوة ثم یقول اللهم الهی واله ابراهیم واسحق ویعقوب واله جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اسئلك ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی مبتلی وتنالنی برحمتك فانی مذنب وتنفی عنی الفقر

موہنہ اپنی کے اور کہی تو اسے خدا ای خدا ای خدا اور جس شخص نے نہیں کیا یہ پس وہ
ایسا ہی ایسا ہے ۔ اور ایک روایت میں تصریح ہی کہ لیس وہ ناقص ہے روایت کیا اسکو ترمذی
نے ۔ ومنہا حدیث عبد اللہ بن الحارث عن المطلب عن النبی ؐ قال الصلوۃ مثنی مثنی ان تشہد
فی کل رکعتین ان تباس وتمسکن وتقنع بیدیک وتقول اللھم اللھم فمن لم یفعل
ذلک فہی خداج قال ابن العربی ہذا الرفع بعد الصلوۃ ۱۲ پھر چونکہ الصلوۃ اسم جنس ہے
یا یوں کہ الف لام استغراق ہے بنابر فرائض ونوافل کل کو شامل ۔ یا یوں کہ وہ تمامی نماز جس میں
دو رکعت کے بعد تشہد ہے اور ادا اسکا بخشوع وخضوع وطمانیت لازم ہی وہ مامور بہ ان رعایات
کے ہیں یعنی اوسکی ختم پر ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا چاہی لیکن عند التامل بچند وجوہ یہ نماز نماز فرض ہے کیونکہ اصل
اور اول اور لائق یہی نماز ہی سے پھر الف لام معہود ای اور منجملہ وجوہ کے ایک یہ ہی کہ دربارہ دعا
بکثرت قید دبر کل صلوۃ مکتوبہ کی وارد ہے اور مفصلہ کوئی فریضہ آپ کا بدون دعا
کے صراحتاً ثابت نہیں ۔ اما رواتب ونوافل میں آپکی
پس سوا نماز تہجد یا دوگانہ حوائج مخصوصہ مثل استسقا وکسوفین وعیدین کے یہ دعا
عقب الصلوۃ کہاں مذکور وماثور ہے لا محالہ مراد الصلوۃ سے صلوۃ مفروضہ ہے
اور سبب عموم بحیر بالغ کے اگر ہر نماز بعد بھی کوئی دعا مانگے کچھ برا نہیں ہے ۔ اما
بعض نادان متعصب کا حیلہ وتاویل کہ مراد مثنی مثنی سے مجرد نوافل ہے تو اوسکی تحقیق نے
رد کر دیا اس خوصلہ کو مثنی کے معنی ومراد کو بیان خود شارع نے القصہ والتفسیر ابا دیا جس
تاویل وعمل باقی نہیں اور کوئی فریضہ لیا ثنائی کیا ثنائی ورباعی اس صفت تشہد فی کل رکعتین سی خالی نہیں
بلکہ نوافل کا خلو اس صفت سے ثابت اور جائز ہے حتی کہ وتر پانچ رکعت بدون جلسہ ثنائیہ ورباعیہ
کے مروی ۔ اور قولہ صلوۃ اللیل مثنی مثنی سے

لہ قولہ ثابت ... نوافل غیر موقت ... چار رکعت ... اور ... آلھم کرنا ... جلسہ کا ... ۲ ...
اور بعض علما کا مذہب ... [illegible]

وسنت قرار پائے ہین — اور بیان توان تفاسیر و توضیح کے ذرہ ذرہ متفرق طور پر اصل
صحیح السند ہر امر کی اپنے اپنے ابواب مین موجود چنانچہ ہر امر مندرجہ اسکا اپنے موقع پر اس
رسالہ مین بھی مرقوم ہے پھر یہہ بیان گذرا محل کا دعا کے — اما یہہ کہ واسطے ایراد اوسکے احکام
ہین — پھر اگرچہ سابق بیان کے ذیل مین ضمناً احکام اوسکے معلوم ہوگئے تاہم مستقلاً کچھ مختصر
بھی گرچہ اشارۃً ہو ذکر ضرور ہے **احکام دعا** واضح ہو کہ جب نفس دعا بالاجمال ہی سہی نصوص
قطعیات سے عین عبودیت الٰہی و مغز عبودیت و دلالت توحید ثابت ہو چکا ہے پھر انکار و استکبار
اس سے کفر صریح ہے بنا بر شیخ الاسلام تقی الدین سبکی نے بھی کہا **ان الدعاء اخص من
العبادۃ فمن استکبر عن العبادۃ استکبر عن الدعاء** (یعنی جو ناحق بے پروائی یا غرضی
اوسکو ہو گویا تصبے بے پروا و بیغرض ہو) **وعلی هذا فالوعید انما هو فی حق من ترک
الدعاء استکبارا ومن فعل ذلک کفر** — اما حکم بقید مقام چنانچہ بعد نماز فریضہ —
پھر جملہ یہ قید مجملہ بیان کے سے ہے بہ نسبت اوس اجمال کے جیسے نماز ظہر اور عصر وغیرہ یا بہ نسبت
اقیموا الصلوٰۃ کے اور عملاً اس قید پر مواظبت اور امرا تہہ بید و تشدید یہ غیر متواتر المعنی بلا اسنادنہ
ثابت و متحقق پس یہہ دعا یعنی بعد نماز فرض کے واجب العمل یا لازم الادا ہے — انکار و اعراض
مشروعیت سے اسکے کفر ہے اور انکار و استقصار اس سے ضلالت اور فسق ہے مگر ترک کو
محل نہین کیونکہ یہہ ایک عمل مستقل ہے پیچھے اوسکے — اما حکم ہیئت مخصوص مشہور کا
اس دعا کے جو شائع ہے اور بیان کیفیت ادا مین صورت حال اوسکا عنقریب دیکھا جاویگا
اختیار کرنا اوسکا مسنون بلکہ موکد ہے بدلائل خبر مشاہیر اور وہ آداب و ماہیت دعا سے ہے
پھر انکار مسنونیت اور مشروعیت کا اس ہیئت مثبوتہ و ماثورہ فی الدعا کی بھی فسق ہے اور استحقار
کفر اور استکبار معصیت اور جسارت ہے کیونکہ فوت ماہیت عین فوت اصل کا ہی ہوگا سے ضرورتاً

سے قولہ اور عملاً اس قید پر مواظبت ۱۲ کما فی حدیث عائشہ عند النسائی اللہم رب جبرئیل والی اور حدیث
زید بن ارقم مسند احمد او سنن والی اور حدیث ہجرۃ سفر السعادت والی اور حدیث ابو ایوب انصاری والی۔

تعالی متمسکن - الا کان حقا علی اللہ عز وجل ان لا یرد یدیه خائبتین ۱۲
یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہے کوئی بندہ کہ پھیلایا اوسنے دونون ہتھیلیون کو اپنے پیچھے ہر نماز کے پھر
کہتا ہے ای اللہ معبود میرے اور معبود ابراہیم و اسحق و یعقوب کے اور معبود جبرئیل و میکائیل و اسرافیل
کے مانگتا ہون تجھسے یہ کہ قبول کرے تو دعا کو میرے سو بیشک مین بیقرار ہون اور عصمت دے تو
مجھکو دین مین میرے سو بیشک مین جانچا گیا ہون اور پہنچے تو مجھکو رحمت مین اپنے سو بیشک
مین گنہگار ہون اور ہٹا دے مجھسے افلاس کو سو بیشک مین محتاج ہون ۱۲ مگر ہے حق اللہ عز وجل پر
یہ کہ نہین پھیرے ہاتھ اوسکے نامراد — مخفی نرہے کہ عبد العزیز بن عبد الرحمن بن اسحق قرشی جو
سند مین اس حدیث کے ہے گرچہ متکلم فیہ ہے لیکن مسند امام احمد اور سنن ابی داؤد وغیرہما کے اکثر
حدیثون مین بیواسطہ ہے اور وہ احادیث معمول بہا ہین اور ائمہ حدیث متفق ہین اسپر کہ شہادت
اور تقویت ضعاف مقبول و مسموع ہے اور مجمل دعا تو بعد ہر فریضہ کے فعلاً اور قولاً ترغیباً و تنبیہاً
صحیح اور احادیث صحاح متواتر المعنی سے ایسا ثابت و متحقق کہ انکار و شک سے یا خفیف وارد فی
الباب سے اوسکی نفی نرا ارتکاب کفر و ارتداد کا ہے اور بیسیون مسائل اسی نماز کے متعلق وہ ہین جنکے
بعض ضعافات پر بنا دین اور باتفاق اہل سنت وہ واجب العمل ہین اور کتنے محض وہم پر واجب

لہ قولہ بعض ضعافات پر بنا دین ۱۲ چنانچہ استثنا حدیث الماء طہور لا ینجسہ شیء کا لفظ الا ما غلب علی ریحہ او طعمہ
او لونہ روا الدارقطنی من ثوبان در روا الطبرانی و ابن ماجہ عن ابی امامۃ قال الشافعی قد اتفق اہل الحدیث
علی ضعفہ نووی اور باوجود اسکے فتح الاجماع علی مضمونہا ہے پھر حکم طہوم اور طہر نجاست متعلق فرض اور وجوب
کے ہے — ایسی ہی حدیث لا باس ببول ما یؤکل لحمہ رواہ الدارقطنی عن جابر و براء بن عازب — اور ایسی ہی
حدیث حکم ... رواہ الترمذی و ابی داؤد دیکھیے ... اثر جابر فی دم الحیض ایسی ہی حدیث
لا صلوۃ ... لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ رواہ الجماعۃ عن جماعۃ وکلہا ضعیف قال احمد لا یثبت فیہ شیء
اور ایسی ہی حدیث جابر عند الدارقطنی والبیہقی اور لا یرا الا علی الرقبہ — اور ایسی ہی حدیث عند ابن ماجہ من اصابہ
قی او رعاف او قلس او مذی فلینصرف فلیتوضا — اور حدیث ام سلمہ کانت النفساء تجلس علی عہد رسول اللہ
اربعین یوما — اور حدیث ابن عمر اعلمت لنا الحیضتان ... الخ کہا جاتا ہے ضعیف ہے — اور حدیث من نام
مضطجعا فعلیہ الوضوء — اور حدیث العینین وکاء السہ فمن نام فلیتوضا — کل ضعیف ہین اور حدیث تحت کل شعرۃ
جنابۃ — اور حدیث مسح علی الجبائر ضعیف ہے پھر بہ ہو سے اوسکا وجوب ہی کتنے مین ... اسکا ...

الاوقات الفاضلة کالسجود وعند الاذان ومنہا تقدیم الوضوء والصلوٰۃ واستقبال القبلۃ ورفع الیدین وتقدیم التوبۃ والاعتراف بالذنب والاخلاص وافتتاحہ بالحمد والثناء والصلوٰۃ علی النبی ص والسؤال بالاسماء الحسنیٰ۔ قال الشارح وفی القسطلانی وان یختم الدعاء بالطابع وھو امین ولا یخص نفسہ بالدعاء بل یعم لیدرج دعاءہ وطلبہ فی تضاعیف دعاء الموحدین ویخلط حاجتہ بحاجتہم لعلہا ان تقبل ببرکتہم وتجاب۔

پھر یہہ مذکورات آداب دعا کے جتنے ضبط ہین ضروری ارکان ادا اور اسباب اجابت سے او سکے ہین اور کل مدلل ہین باحادیث صحاح چنانچہ اکثر کی انکے احادیث مذکورہ صدر مین ضمناً دلائل صریحی ہین اور بعض عملاً مدنظر چنانچہ تقدیم وضو وصلوٰۃ۔ تو چونکہ استدلالاً ابھی تصریح اسکی حسب دعویٰ مناسب بنا بریہہ حدیث ترمذی کی یہان مرقوم روی الترمذی عن عبداللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلعم من کان له الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی آدم فلیتوضا ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ ولیصل علی النبی ص ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الحدیث اور عثمان بن حنیف کی روایت مین مجرد وضو ہے۔ اور دعا بعد فریضہ مین ان دونون آداب کے تقدم خود موجود میسر۔ اما استقبال قبلہ پھر یہہ بنسبت منفرد اور مقتدیون کے ہے ورنہ امام کو عند الدعا مانند خطبہ کے رخ کرنا ہے طرف لوگون کے اسود عامری تابعی ثقہ صحابی جلیل الاعتبار عامر شامی کا بیٹا اپنے باپ عامر سے روایت کرتا ہے حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ تبع تابعی علامہ دہر جو شیخ ہے امام بخاری امام الحدیث کا اور اکثر علما اہل طبقہ اوسکے شاگرد ہین اونہون نے بدو واسطہ عن الاسود العامری عن ابیہ رسول اللہ صلعم سے روایت کیا ہے انہ قال صلیت مع رسول اللہ صلعم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا الحدیث یعنی نماز پڑھا مین ساتھہ رسول اللہ صلعم کے فجر کی سو جب سلام پھیرا حضرت نے گھومے اور اُٹھایا دونون

ف یہہ نو آداب ہین احیاء العلوم مین دس آداب لکھے ہین اور کل کو بدلائل صحیح مدلل کیا ہے ۱۲ م

ترک مضائقہ نہین — فلذا قال الشیخ السبکی المذکور واما من ترکہ لمقصد من المقاصد فلا یتوجہ الیہ الوعید المذکور وان کنا نری ان ملازمۃ الدعاء والاستکثار منہ ارجح من الترک لکثرۃ الادلۃ الواردۃ فی الحث علیہ انتہی — ہان چونکہ یہہ دعا ارکان یا اجزاء سے نماز کے نہین ایک جداگانہ عبادت ہے مرادف اوس کے اور آداب سے ہے خاتمہ صلوٰۃ کا یا مہر اجابت صلوٰۃ جیساکہ آمین پیچھے فاتحہ کے اور نماز عید بسبب روزہ رمضان کے بنابر کسی مقصد سے گاہے ترک داخل وعید نہین نہ مخل صلوٰۃ — اور چونکہ گاہے مجرد بعض عبارات ادعیہ کے قرأت پر اکتفا بھی شارع سے مفہوم بنابر کسی ضرورت کے سبب سے یا اس قصد سے کہ لوگ اسکو جزو صلوٰۃ سے نجان لین یا یہ کہ فرض اور سنت مین تفریق ہو یا اس اظہار کے لئے کہ گاہی مجرد منہہ سے کچھہ کلمات دعائیہ پڑھہ لینا بھی کافی ہوتا ہے پس ان مقصدون سے گاہے مجرد بعض ادعیہ کے قرأۃ پر اکتفا مضائقہ نہین جیساکہ گاہے مجرد چار رکعت پر فریضہ ظہر کے یا تین رکعت پر فریضہ مغرب کے اکتفا بدون سنت رواتب کے یا رکعات صلوٰۃ مین مجرد ارکان خمسہ قیام و قرأۃ و رکوع و سجود و تشہد پر اکتفا بدون اذکار مسنونہ کے لمقصد من المقاصد مضائقہ نہین استخفاف و تساہل و تکاسل مین مضائقہ ہے — یہہ بیان احکام دعا کا گذرا —

اما آداب دعا — پھر آداب دعا چند ہین ضروری اوسکے مجملاً بعض یہہ ہین روی الترمذی عن ابی ہریرہ رض عن النبی م ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ — یعنی دعا کرو اللہ سے [illegible] لیکن اوسکے قبول کا یقین کرکے اور جان رکھو یہہ کہ اللہ نہین قبول کرتا ہے دعا کو دل غافل سے کے جو کھیل کرتا ہے — وروی الطبرانی بروایۃ عائشہ رض ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء یعنی بیشک اللہ بہتر محبوب رکھتا ہے الحاح کرنیوالون کو دعا مین — بنابر اجابت مشروط ہے ساتھ اخلاص کے وفیہ قولہ تعالیٰ فادعوہ مخلصین لہ الدین — عون الباری شرح بخاری کے صفحہ ۱۸ جلد ہشتم مین ابن جوزی کا قول نقل کیا ہے قال ومن جملۃ آداب الدعاء تحری

واضح ہو کہ تفصیل رخ کی امام کے مقتدی اور رخ مقتدی بقبلہ پاین دلیل ہے جو بروایت اسود عامری
اور سمرہ بن جندب و براء بن عازب اور جابر بن سمرہ معلوم ہوا کہ حضرت صلعم بعد نماز جو دعا کرتے تو
لوگوں کے طرف رخ کرکے پس لوگوں کا رخ بدستور بجانب قبلہ مفہوم ہوا ۔ اما منفرد کا رخ بقبلہ
سو بدلیل حدیث عمر بن الخطاب عند احمد والترمذی کان النبی صلعم اذا انزل علیه الوحی سمع عند
وجهه دوی کدوی النحل فانزل علیه یوما فمکثنا ساعة فسری عنه فاستقبل
القبلة ورفع یدیه وقال اللهم زدنا ولا تنقصنا الخ وحدیث ابی ذر رض عند الترمذی
من قال دبر صلوة الفجر وهو ثان رجلیه قبل ان یتکلم لا اله الا الله وحده لا شریک
له الحدیث ۔ اقا یہ کہ اولا کبریائی مولا کی باواز بلند شروع کرے سو بایں وجہ کہ زمانہ رسالت میں
اور خاصة جماعت میں رسول اللہ صلعم کے نماز کے بعد اول اسیکی کثرت تھی اسی ذکر کی آواز سنکر بقیہ لوگ
جان لیتے تھے کہ نماز کا سلام پھر گیا ۔ ابوداود نے ابن عباس رض سے روایت کیا ہے انه قال
کان یعلم انقضاء صلوة رسول الله صلعم بالتکبیر ۔ یعنی جانا جاتا تھا ختم ہونا نماز کا
رسول اللہ صلعم کے بسبب تکبیر پکارے جانیکے ۔ اور مسلم میں ہے انه قال کنا نعرف انقضاء
صلوة رسول الله صلعم بالتکبیر وفی روایة ما کنا نعرف انقضاء صلوة رسول الله صلعم الا
بالتکبیر ۔ اور لفظ نسائی کا یہ ہے انه قال انما کنت اعلم انقضاء صلوة رسول الله صلعم
بالتکبیر ۔ اور مسلم و ابوداود دونوں میں ہے وقال ابو معبد مولی ابن عباس عنه
انه قال ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبة کان
ذلک علی عهد رسول الله صلعم ۔ یعنی کہا ابو معبد نے کہ عبداللہ بن عباس رض سے سنا میں
وہ کہتے تھے کہ بیشک بلند کرنا تھا آواز کا ساتھ ذکر اللہ کے جسوقت فارغ ہوتے تھے لوگ نماز
فرض سے تھا یہ عمل اوپر زمانہ رسول اللہ صلعم کے ۔ وقال ابو معبد وان ابن عباس قال
کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذا سمعته اور کہا ابو معبد نے اور بیشک ابن عباس
نے یہ بھی کہا کہ تھا میں جان لیتا جب جماعت ختم ہوتی یعنی لوگ سلام پھیرتے بسبب سننے

ہاتھ کو اپنے اور دعا کیا - حدیث ایسی قلیل الواسطہ صحاح ستہ مین بہت کم ہین اور قلیل الواسطہ کا اعتبار محدثین کے نزدیک بہت بڑا ہے چنانچہ ثلاثیات بخاری تمامی مرویات بخاری پر اسی وجہ سے عالی مرتبت ہین اور یہہ انحراف بخاری مین بھی بروایت سمرہ بن جندب مروی ہے قال کان رسول اللہ صلعم اذا صلی صلوۃ اقبل علینا بوجہہ اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے مروی ہے قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجہہ قال فسمعتہ یقول رب قنی عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک — اور اصل اوسکی مختصرا نسائی مین بروایت جابر بن سمرہ باب انحراف مین فانما سلم انحرف تک وارد ہے — اور حضرت علا حضرمی رضہ سے بھی مانند حدیث اسود عامری کے ثابت ہے کہ بعد نماز فجر کے مقتدیون کی طرف رخ کرکے ہاتھ اوٹھا کر دیر تک دعا کرتے رہے — پھر یہہ بیان آداب دعا کا گذرا — اما کیفیت مخصوص ادائے دعا کی - پھر دیون ہے کہ اگر منفرد یا مقتدی ہے تو بدستور بعد نماز قبلہ رخ بیٹھا رہے — اور اگر امام ہے تو رخ بدلکر طرف مقتدیون کے مونہہ کر بیٹھے پھر اولا کبریائی مولا مجیب الدعوات مشکل کشا کی بآواز بلند شروع کرے بعدہ استغفار پھر تہلیل و تحمید و تسبیح و تقدیس پھر نبی صلعم پر درود و سلام بھیجے پھر دونون ہاتھ اپنا سینہ کے برابر اٹھا کر دونون کو کشادہ ملائے ہوئے ہتھیلیون کو اپنے مونہہ کے سامنے کیے ہوئے بحضور قلب مشغول بدعا ہو اول عبارت متبرکہ و اسماء حسنی کو بولے بعدہ حسب مناسب و حسب ضرورت مفید دین و مفید دنیا کی عبارت بولے جو شامل ہو سوال اور استغاثہ دونون کو پھر ساتھ حمد خدا اور درود مصطفی کے ختم کرے اور اس دعا کے اثنا مین جو مقتدی ہون اونکو بھی مناسب کہ یہہ دونون ہاتھ اوٹھائے ہوئے بدل رجوع اوس مضمون ادعیہ پر دھیان رکھے ہوئے فقط آمین الہی آمین یا رب اغفرلی آمین کہتے رہین پھر مانند امام یا منفرد کے ہر کوئی اون دونو ہاتھون کو اپنے اپنے مونہہ پر ملے بعدہ چاہے اور کچھ وظیفہ پڑھے چاہے تطوع مین لگے چاہے گھر یا اور کسی کام مین جاوے پھر دلائل ان کل امور مفصلہ کے احادیث گذشتہ مین بخوبی گذرے مگر بہ نگر دیگر دعوی کے ذیل مین بنابر کچھ مختصرا مستقل طور پر بھی احادیث دلالت مین ان امور کے لکھنا مناسب ہے

حدا هما وتر دالاخری — انما یہ کہ ہاتھ اٹھا کر اب مشغول بدعا ہو — فقد روی ابوداؤد فی
سننہ والبیہقی فی دعوات الکبیر عن سائب بن یزید عن ابیہ ان النبی صلعم کان اذا دعا فرفع
یدیہ[۱] ومسح وجہہ بیدیہ — یعنی بیشک تھے نبی صلعم جب دعا کرتے تھے تو اوٹھاتے تھے دونون
ہاتھونکو اپنے اور ملتے مونہہ کو اپنے دونون ہاتھون سے اپنے — وروی ابوداؤد عن انس رض قال
رأیت رسول اللہ صلعم یدعو ہکذا بباطن کفیہ — وللبخاری والبیہقی عنہ قال کان رسول
اللہ صلعم یرفع یدیہ فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیہ وروی ابوداؤد عن ابن عباس رض
قال المسئلۃ ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوہما والاستغفار ان تشیر
باصبع واحدۃ والابتہال ان تمد یدیک جمیعا — وعن سہل بن سعد رض ان النبی صلعم
ماکان یدعو الا یصنع یدیہ حذو منکبیہ رواہ احمد وابوداؤد — وروی احمد عن ابن عمر رض
انہ یقول ان رفعکم ایدیکم بدعۃ[۲] ما زاد رسول اللہ صلعم علی ہذا یعنی الی الصدر
وروی ابوداؤد عن مالک بن یسار ان رسول اللہ قال اذا سألتم اللہ فسئلوہ ببطون
اکفکم — وقال ابن عباس کان رسول اللہ صلعم اذا دعا ضم کفیہ وجعل بطونہما مما یلی وجہہ
کذا فی احیاء العلوم — ولابی داؤد عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلعم ان ربکم حیی کریم
یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردہما — وللبیہقی والترمذی عنہ ان اللہ حیی
کریم یستحیی اذا رفع الرجل الیہ یدیہ ان یردہما صفرا خائبتین — وروی الترمذی

[۱] قولہ کان اذا دعا فرفع یدیہ ۱۲ دلالت اسکا ادعیہ خارج صلوۃ پر ہے ضرورۃ نماز مین گرچہ سات مقام دعا کے ہین مگر بجز دو مقام یعنی قبل رکوع اور بعد رکوع بوجہ قنوت دعا مین ہاتھ اوٹھاتے اور پانچ مقامون مین ہاتھ اوٹھانا ثابت نہین محققین نے اسکا دو سبب لکھا ہے ایک تو یہ کہ وہ مقامات خاص دعا کے نہین ہین دعا وہان ضمنا ذیل مین ہے دوسرے ان مقامات مین ہاتھونکو مخصوص وہ شغل سپرد ہین جو رفع پر بھی مقدم و اہم ہین جیسا کہ ہاتھ سینہ پر باندھنا اور راخذ رکبہ اور تکمیل سجدہ و آداب قعدہ پس ضرورۃ دلالت حدیث کا مقید ہوا خارج صلوۃ کے ادعیہ پر ۱۲ م [۲] قولہ بدعۃ ۱۲ یعنی سینے سے زیادہ بلند کرنا ہاتھونکا تمہارے دعا مین بدعت ہے اور انس رض کی حدیث مین بقید استسقا کاندھے تک بلند کرنا سنت ہے اور سہل مین عموم دعا مین کاندھے تک سنت ہے اور حدیث ابن عباس مین تفصیل ہے پھر انسب یہ ہے کہ غیر کدبہ کے دعا مین کف برابر سینے کے رکھے اور انگلیونکا سر مقابل کاندھے کے پہونچے

اور حدیث فضیل بن عباس مین جو تعلیم وارد ہے وتقنع بیدیک یقول ترفعہما الی ربک مستقبلا ببطونہما وجہک ۱۲ م

اس ذکر اللہ کے اور ثابت ہوا ہے کہ بعض اوقات ابن عباس رضؓ وقت ادائے نماز کے جماعت سے علحدہ پہرہ پر کھڑے کئے جاتے تھے ذکر اللہ کی آواز سنکر انقضاء صلوٰۃ معلوم کر لیتے تھے اور پہرہ توڑ کر پھر آپ نماز پڑھتے کہا امام نووی نے شرح مسلم میں ھذا دلیل لما قاله بعض السلف انه یستحب رفع الصوت بالتکبیر والذکر عقب المکتوبة وممن استحبه من المتاخرین ابن حزم الظاهری۔ بعض روایت میں ذکر اللہ بعد الصلوٰۃ کے یہ الفاظ کبریائی کے آئے ہیں الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا سبحان الله بکرة واصیلا۔ اور تکبیر ساتھ ان الفاظ کے بھی ہے الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد اور اصل اسکی قول ہے اللہ سبحانہ کا واذا قضیتم الصلوٰة فاذکروا الله قیاما وقعودا وعلی جنوبکم۔ اما یہہ کہ بعدہ استغفار۔ چنانچہ آداب دعا میں گذرا۔ اور سفر السعادت میں مرقوم ہے چون از نماز سلام دادے سہ بار گفتے استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت وتعالیت یاذا الجلال والاکرام۔ غالبا یہہ بوجہ دعا ہونے کے بعد کبریائی منصور ہے واللہ اعلم۔ اما یہہ کہ پھر تہلیل و تحمید اور درود۔ چونکہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلعم بعد نماز فرض ایک بار خواہ تین بار خواہ دس بار لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر پڑھتے گاہے اسیقدر گاہے دیگر ادعیہ بھی اضافہ کرتے۔ اور چونکہ امراً وتعلیماً بھی ارشاد ہے اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید الله والثناء علیه ثم لیصل علی النبی ثم لیدع بعد ما شاء۔ وقال اذا صلیت فاقعد فاحمد الله بما هو اهله وصل علی ثم ادعه اور ترمذی نے حضرت عمر رضؓ سے روایت کیا ہے انه قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منه شیء حتی تصلی نبیك صلعم۔ اور علامہ سخاوی نے مقاصد الحسنہ میں ابی الدرداء رضؓ سے روایت کیا ہے اذا سئلتم الله حاجة فابدأوا بالصلوٰة علی النبی صلعم فان الله اکرم من ان یسئل حاجتین فیقضی

اعطی ۔ سے بھی مستفید ہے ـــــ اما یہہ کہ بعدہ حسب مناسب وحسب ضرورت مفید دین ومفید دنیا کی عبارت بولے ۔ لقولہ ثم لیتخیر من الدعاء اعجبہ من خیری الدنیا والاخرۃ ولیدع بہ ۔ ولحدیث عائشہ عند ابی داؤد قالت کان رسول اللہ صلعم یستحب الجوامع من الدعاء ویدع ماسوا ذلک ۱۲ ـــــ اما یہہ کہ جو شامل ہو سوال اور استعاذہ دونونکو چونکہ ادعیہ ماثورہ بعد الصلوۃ مین یہہ دونون مرعی ہین اور امراً وتعلیماً بھی طرف انکے اشارہ ثابت اور یہہ دونون عمدہ واہم مقاصد دعا کے ہین وقدمر فی الدعاء انہ کان اکثر دعوۃ النبی صلعم بہا اللہم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۔ اما یہہ کہ ساتھہ حمد اور درود کے ختم کرے چونکہ ترمذی اور مسند احمد اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیر ذلک مین اختتام دعا الحمد للہ رب العلمین پر وارد قال ابو سعید الخدری وکان اخر دعائہ صلعم سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین پس ثابت ہے انسب اما درود فقد اورد الجزری فی حصینہ عن ابی سلیمان الدارانی اذا سئلت اللہ حاجۃ فابدء بالصلوۃ علی النبی صلعم ثم ادع بما شئت ثم اختم بالصلوۃ علیہ فان اللہ سبحانہ بکرمہ یقبل الصلوتین وھو اکرم من ان یدع ما بینھما اور امام غزالی نے احیا مین اپنے اسکو مرفوعاً نقل کیا ہے ۔ اور رزین نے حضرت عمر رض سے مرفوعاً روایت کیا ہے انہ قال قال رسول اللہ صلعم الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد حتی یصلی علی فلا تجعلونی کغمر الراکب صلوا علی اول الدعاء واوسطہ واخرہ کذا فی التیسیر الوصول ـــــ

اما یہہ کہ جو مقتدی ہون وہ فقط امین الہی امین کہین چونکہ داعی کے ساتھہ دوسرونکی شرکت ہون ہین ثابت ہے چنانچہ نماز مین بھی بعد ولا الضالین کہنے امام کے مقتدیان امین کہنے کے مامور ہوئے ہین اذا قال الامام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا امین ۔ اور ایسی ہی سورہ بقر کے خاتمہ پر مقتدیان پر قول آمین ہے اور قنوت فی الصلوۃ کے دعا مین مقتدی لوگ پیچھے پیچھے آمین کہتے تھے چنانچہ حافظ علی بن حجر عسقلانی نے تخریج امام رافعی مین ابن عباس رض سے

عن ابی ہریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ ؐ ما من عبد یرفع یدیہ حتی یبدو ابطہ
یسال اللہ مسالۃ الا اتاھا ایاہ ما لم یعجل۔ اور ملا علی قاری نے لآلی سے نقل کیا ہے کہ
قال رسول اللہ ؐ یوما لاصحابہ اجتمعوا وارفعوا ایدیکم قال انس فاجتمعنا وارفعنا
ایدینا ثم قال اللھم اغفر للمعلمین ثلاثا الحدیث اور تنزیہ الشریعۃ میں بھی حضرت انس سے
یہ بجنسہ مروی ہے لیکن الفاظ دعائیہ میں کچھ فرق ہے اور کہا کہ رجال اسناد کے اسکے مجہول ہیں۔
اور ابوداؤد نے سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت کیا ہے انہ قال خرجنا مع رسول اللہ ؐ
من مکۃ نرید المدینۃ فلما کنا ببعض الطریق رفع یدیہ فدعا اللہ وخر ساجدا
ثم مکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا ففعل ذلک ثلثا۔
وعن عبد اللہ بن زید قال خرج رسول اللہ ؐ بالناس الی المصلی یستسقی فصلی بہم رکعتین جہر فیہما بالقراۃ واستقبل
القبلۃ یدعو ورفع یدیہ۔ متفق علیہ۔ وفی حدیث عمیر عند ابی داؤد رافعا یدیہ قبل وجہہ لایجاوز بہما راسہ۔
ولہ فی حدیث عائشۃ ثم رفع یدیہ فلم یترک الرفع حتی بدا بیاض ابطیہ۔ اور چند حدیثیں مثلاً حدیث اسود
عامری وعلا حضرمی اور دو حدیث انس بن مالک عمل الیوم واللیلہ اور غنیۃ الی اور حدیث عبد اللہ بن حارث
اور فضل بن عباس مثنی مثنی خداج والی خاصۃ بعد الصلوۃ کے دعا میں ہاتھ اٹھانیکی اولا گذر چکی ہیں۔
امام جلال الدین سیوطی نے بیچ رسالہ مستقلہ کے درباب دونوں ہاتھ اوٹھانیکے دعا میں چالیس حدیث سے
زیادہ جمع کیا ہے۔ اور حافظ منذری نے ایک جزمین اسکا مستقل رسالہ تالیف کیا ہے کذا فی مسک
الختام۔ **ثانیا** یہ کہ اول عبارت متبرکہ واسماء حسنی کو بولے جیسا کہ حدیث محجن بن ادرع اللھم انی
اسئلک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد اور حدیث انس اللھم انی اسئلک
بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان۔ اور حدیث عائشہ و براء رب جبرئیل
ومیکائیل واسرافیل۔ وحدیث انس اللھم الٰہی والہ ابراھیم واسحق ویعقوب
وحدیث زید بن ارقم اللھم ربنا ورب کل شئ انا شھید انک انت الرب وحدک لا شریک
لک۔ اور قول دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ

لاُمم رابی۔ قال لیدعو فی وقت السحر فانه کان یدعو السحر واوکلادہ یومنون خلفه
فاوحی الله الیه قد غفرت لهم۔ وروی البیهقی فی الدعوات کان ابن عمر اذا امّن الناس
خلف الداعی امّن معهم ویری ذلك من السنة وکان اذا ختم ام القرآن یقول
امین۔ اور کتاب السیر والمغازی مین مروی ہے کہ دعا کی حضرت شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول الله
امیر الجیش نے وقت معاملہ اہل بصری کے اور آمین کہا ساتھ اونکے سب صحابہ وتابعین موجودین نے۔
ایسی ہی جب دعا کی توما امیر دمشق نے برج پر بروز معاملہ دمشق تو امین کہا تمامی ساتھیون نے
اوسکے۔ اور جب عبد اللہ بن قرط صحابی قاصد امیر المومنین عمر رض کے یرموک چلنے لگے تو دعا کیا حضرت
مرتضی رض نے نزدیک مزار حضرت رسول اللہ ص کے پھر آمین کہا عباس اور عائشہ اور حسنین وتمامی حاضرین
نے۔ اور سفر بحرین مین فجر کی نماز پڑھکر جب ہاتھ اوٹھا کر دعا شروع کی حضرت علا حضرمی نے تو ہاتھ
اوٹھا کر آمین آمین کہا تمامی اہل جماعت نے۔ اور مسلم نے اپنی صحیح مین اور ابوداؤد نے سنن مین
ابو درداء سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا دعوة المرء السلم لاخیه بظهر الغیب
مستجابة عند راسه ملك موکل کلما دعا لاخیه بخیر قال الملك الموکل به امین و
لك بمثل۔ پھر جو مقتدی ہین امام داعی کے یہ زیادہ مستحق ہین امین کہنے کے المقصود یہہ کہ ساتھ
دعا کے کیا بذیل صلوة اور کیا غیر ذیل صلوة دیگرون کو بلفظ آمین شریک ہونا ثابت اور عموماً دعا کے
ساتھ آمین کو شامل کرنا مامور بہ ہے اور اعراض واستکبار یہودیت ارشاد اور فاکثروا من
قول آمین حکم اور غفلت مین ساتھ عدم سمع کے ترہیب تو چونکہ یہ محل آمین ہے مقتدیونکو آمین
کہنا انسب۔ پس مقتدی لوگ تا دعاء امام اگر بقول آمین اکتفا کرین تو فہو المراد۔ ورنہ بمتابعت رسول ص
اور امر عام للدعا ہر کسیکو اپنا اپنا ہاتھ اوٹھائے ہوئے دعا کرتے رہنا ضرور ہے اور جبتک امام ذکر اسدا اور دعاء
وظائف سے فارغ ہوکر نہین اُٹھے کسی مقتدی صلوة کو اوٹھنا نہین چاہیئے۔ امام بخاری اور نسائی نے ام سلمہ رض
سے روایت کیا ہے قالت ان النساء فی عهد رسول الله ص کن اذا سلمن من المکتوبة
قمن وثبت رسول الله ص ومن صلی من الرجال ما شاء الله فاذا قام رسول الله ص

نقل کیا ہے انہ قال ونحن نؤمن خلفه - اور سنن ابو داؤد میں یدعو علی احیاء من
بنی سلیم علی رعل وذکوان وعصیة ویؤمن من خلفه حدیث ابن عباس میں وارد
جب یہ قنوت فی الصلوۃ میں جاری ومشروع تو قنوت بعد الصلوۃ میں جو بلفظ وتقنع بیدیك
مامور بہ عام مصلی ہے متابعت بالتامین بدرجہ اولی انسب ہے وروی ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رض ان
النبی م قال امین خاتم رب العالمین علی عبادہ المومنین وهو فی الدعاء - واخرجہ الطبرانی
وابن عدی ایضاً بسند ضعیف وموقوفا بابی ہریرۃ - وروی ابو داؤد عن ابی زہیر النمیری وکان من
الصحابة انه کان اذا دعا الرجل بدعاء یقول اختمه بامین فان امین مثل الطابع
علی الصحیفة وکان ابو زهیر یرفعه الی النبی م وللطبرانی بروایة ابی ہریرۃ ومثل الذی لا یقول
امین کمثل رجل غزا مع قوم فاقترعوا فخرجت سهامهم ولم یخرج سهمه فقال مالسهمی
لم یخرج قال انك لم تقل امین - واخرج احمد وابن ماجه والبیہقی فی سننہ بسند صحیح بروایة
عائشہ ماحسدتکم الیہود علی شئ ماحسدتکم علی السلام والتامین - وفی حدیث
معاذ بن جبل رض عند الطبرانی فی الاوسط السلام واقامة الصفوف وقولهم خلف امامهم
امین - وروی ابن ماجہ عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ م ماحسدتکم الیہود علی شئ
ماحسدتکم علی امین فاکثروا من قول امین - وفی حدیث ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ م
سیکون فی امتی رجال یدعون الناس الی اقوال احبارهم ورهبانهم ویعملون بها
ویحسدون المسلمین علی التامین خلف الامام کما حسدتکم الیہود رواہ ابن السکن و
ابن القطان فی سننہما - واخرج الحارث ابن ابی اسامہ فی مسندہ - والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول
وابن مردویہ عن انس رض قال قال رسول اللہ م اعطیت ثلاث خصال اعطیت صلوۃ فی
الصفوف واعطیت السلام وهو تحیة اهل الجنة واعطیت امین ولم یعطها احد
ممن کان قبلکم الا ان یکون اللہ اعطاها هارون فان موسی کان یدعو ویؤمن
هارون - اور نقل کیا ہے امام غزالی نے بیچ تفسیر اپنے تحت قول یعقوب سوف استغفر

لزوم دعا پر بعد نماز فریضہ کے جیسا کہ حدیث انس کو ــــ اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ
نے تفسیر عزیزی پارہ عم سورہ الم نشرح مین زیر آیت فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب
تحریر فرمایا ہی کہ بعضے از مفسرین چنین گفتہ اند کہ مراد آنست کہ چون از نماز فرض فارغ شوی دست خود را
برائے دعا بردار ــ اور معالم التنزیل مین زیر اس آیت لکھا ہے قال ابن عباس وقتادہ والضحاک
ومقاتل والکلبی فاذا فرغت من الصلوۃ المکتوبۃ فانصب الی ربک
فی الدعاء وارغب الیہ فی المسئلۃ یعطیک ــ اور مدارک مین مجرد ابن عباسؓ سے
مروی ہے ــ اور جلالین مین لکھا ہے فاذا فرغت من الصلوۃ فانصب اتعب فی الدعاء
اور کمالین مین ہے اتعب فی الدعاء فان الدعاء بعد الصلوۃ مستجابۃ کذا ہو الماثور
عن ابن عباس وقتادہ والضحاک ومقاتل ۱۲ اور امام الحفاظ حافظ علی بن حجر عسقلانی
نے رد پر ابن القیم کے فتح الباری مین اسکو خوب زور دیا ہے ــ اور امام جلال الدین سیوطی نے
اور منذری اور ابو الفتح تقی الدین محمد بن تاج الدین نے اسباب مین مستقل رسالہ لکھدیا ہے ــ اور
امام المحدثین نسائی نے اپنے سنن مین باب باب الذکر والدعا بعد التسلیم قائم کیا ہے ــ اور امام المحدثین
امام بخاری نے اپنے صحیح مین باب باب الدعاء بعد الصلوۃ المکتوبۃ قائم کیا ہے ــــ پھر باوجود ایسی
شہرت وثبوت متواترہ کے دعاء بعد الصلوۃ کے مشروعیت ومسنونیت مین کسی ذی علم کو شک وہم
ہونا اور اسکو بدعات سے سمجھنا کمال درجہ کا تعصب وچشم پوشی اور غلو فی الدین ہے ــ بعض مقلدین
مو سیچہ ہیبتیہ یہہ جو کہتے ہین کہ امام ابن القیم جوزی نے ہدی مین اور انکے شاگرد امام مجد الدین فیروز آبادی
نے سفر السعادت مین اسکو بدعت لکھا ہے ــ محض کوری وبدفہمی واتہام ہے واضح ہو کہ امام ابن القیم
ہدی مین بفصل بیان تشہد صفحہ ایکسو اکیتیس اسقدر لکھتے ہین ثم شرع لہ من الدعاء

سلہ قولہ بدعی ۱۲ مسائل ہین اعمال بدعت وسنت پر سے وہ ہے جو رسول اللہ سے بحیثیت عبادت وعادت
ثابت ہوا ــ مگر یہان ... مراد کتاب سے اوس کے ہے ایک رسالہ کتاب الصلوۃ جس مین بدعت کو ضبط
کرکے تصنیف کیا ہے اور سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین بشہر دہلی مطبع مرتضوی مین چھپ گیا ہے ۱۲ م

قام الرجال۔ اور ابو داؤد نے انس رض سے روایت کیا ہے ان النبی صلعم حضهم علی الصلوٰة ونهٰهم ان ینصرفوا قبل انصرافه من الصلوٰة۔ اور حدیث ثوبان ولا یؤم عبد قوما فیخص نفسه بدعوة دونهم کا نتیجہ و استفادہ مقتدیون کے حاضر رہنے اور شریک ہونیسے قرینہ ظاہر ہے واللہ اعلم بالصواب ——— انتہا یہہ کہ پھر مانند امام اور منفرد کے ہر کوئی اون دونون ہاتھونکو اپنے اپنے مونہہ پر ملے۔ روی الترمذی عن عمر بن الخطاب رض قال کان رسول الله م اذا رفع یدیه وفی قول اذا مد یدیه فی الدعاء لم یحطها حتی یمسح بهما وجهه وفی لفظ لم یردهما حتی یمسح بهما وجهه۔ اور حدیث سائب بن یزید کی اس بارہ مین اول گذری اور ابوداؤد نے ابن عباس رض سے امر ابھی روایت کیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب فارغ ہو تملوگ دعا سے ملو ہتھیلیون سے اپنے مونہونکو اپنے ترمذی نے حدیث کو اپنے صحیح غریب کہا ہے اور اوسکو حاکم نے بھی مستدرک مین روایت کیا ہے اور عبد الغنی بن سعید نے بیچ کتاب ایضاح الاشکال کے اور ابن ماجہ اور ابن عساکر اور طبرانی نے بھی اوسکو روایت کیا ہے۔ اور حدیث ابن عباس کو بھی حاکم نے اوس سے اور ابن نصر نے ولید بن عبد اللہ بن ابی مغیث سے اور ابن حبان نے صحیح مین اپنے دونون سے روایت کیا ہے۔ شیخ دہلوی نے ترجمہ فارسی مشکوٰة مین لکھا ہے پس مسح بدو دست در صورتی بود کہ دست برداشت و چون بر نمیداشت مسح نمیکرد ولیکن برداشتن دستہا از آداب دعاست ——— اور بھی لکھا ہے کہ بعد نماز فرض محل اجابت کا ہے دعا کے۔ اور امام نووی نے بھی لکھا ہے کہ بعد نماز کے دعا مقبول ہوتی ہے اور ہاتھ اٹھاکر دعا کرنا بعد نماز آنحضرت م سے ثابت ہے۔ اور امام غزالی حجة الاسلام رحمہ اللہ نے احیاء العلوم کے کتاب التاسع باب ثانی مین بذیل آداب دعا بعد نماز کے ہاتھ اوٹھاکر دعا کرنا اور ہاتھ کو مونہہ پر ملنا سنت ثابت کیا ہے ——— اور حضرت پیران پیر غوث الاعظم نے غنیة الطالبین کے کتاب الآداب مین ایک مختصر فصل مین یہہ لکھا والادب فی الدعاء ان یمد یدیه یحمد الله تعالیٰ ویصلی علی النبی م ثم یسئل حاجته ولا ینظر الی السماء فی حال دعائه واذا فرغ مسح بیدیه علی وجهه۔ لہ قوله تعالیٰ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب کو دلیل ٹھہرایا ہے

و آداب دعا کا اور موجبات اجابت کا اوسکے اختیار کرتے ہین چنانچہ عبارت سے زاد المعاد
کے اظہر ہے اور دلالت مین حدیث ابی امامہ کے محل اجابت دعا کا ہونیمین بعد السلام کے بھی
قائل ہے حیث قال وقد سئل النبی ص ای الدعاء اسمع فقال جوف اللیل و ادبار الصلوٰۃ
المکتوبۃ اور ادبار کے دونون معنی لکھا اور کہا باعتبار جزو موخر دلالت اسکا قبل سلام پر ہے۔
اور باعتبار معنی عقب شئ دلالت اسکا اوپر سلام پر ہے۔ اور یہہ خوب تحقیق سے اولاً معلوم ہو چکا
کہ معنی دبر اذکار اور ادعیہ مین بمعنی عقب ہے پس دعا بعد السلام افضل و انفع ٹھہرا اور کیون نہین
جب زاد المعاد مین بھی بسبب مراعات آداب دعا کے اسکو مستحب کہا ہے چنانچہ جلد اول صفحہ ۶۸
مین بعد بیان ہدی نبی ص کے صاف لکھدیا ہے وان المصلی اذا فرغ من صلوتہ وذکر اللہ و
ھللہ وسبحہ وحمدہ وکبرہ بالاذکار المشروعۃ عقیب الصلوٰۃ استحب لہ ان یصلی
علی النبی ص بعد ذلک و یدعو بما شاء ۔۔۔ پس ضرور ثابت ہوا کہ جو کچھ کلام و گفتگو اوس کو
اسبابین ہے گرچہ افضل و انفع ہی ہین نہی حقہین اوس داعی کے ہے جو جلدی باز رسمی داعی ہین
باینہمہ اوسکی کسی تمہید و کلام سے اس دعا قلب غافل و مجرد از آداب کے بھی بطلان یا مذمومیت نہین
ثابت صرف مرجوح ۔۔۔ اور گرچہ عند التامل باین تفریق حالت داعیان دعا قبل السلام بحسب قول اسکے
افضل و انفع ذہن مین میرے ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن جن تقریر و تمہید سے اوسنے جسکو ہدی لکھا ہے
البتہ اوسمین نسیان اور غلو ہے بنا بر حافظ نے فتح الباری مین اوسکے اس ہدی قائم کرنیکو مردود لکھا ہے
اور غلو اوسکا اکثر مقام حد سے تجاوز کر گیا ہے چنانچہ دیکھو قرأۃ آیت الکرسی کی بعد نماز فرض بخبر مشاہیر باسناد
صحیح و حسن باخراج جماعہ اہل حدیث ثابت اوسکو ایکدم موضوع لکھدیا ہے پھر امام مجد الدین اسمین
موافق نہین سفر السعادت مین لکھتے ہین کہ صحیح ست موضوع نیست اور اس مانند سیکڑون غلو اوسکا
مشہور عام ہے اور خواہ مخواہ ایسی جرح و قدح اور انکار و اثبات کے سبب سے عند المحققین وہ بہت
بدنام ہے ۔ درود پڑھنا نماز مین بعد تشہد بقید قاعدہ آخیرہ جو مطلق کسی ضعیف حدیث سے بھی
نہ فعل نبوی ثابت بقول نبوی پھر اسکے ہدی ہونیمین خواہ مخواہ زور دیا ہے ۔۔ اور پاخانہ پھر کے بعد کلوخ

مایختارہ من مصالح دنیاہ واخرتہ والدعاء فی ھذا المحل قبل السلام افضل من الدعاء بعد السلام وانفع للداعی یعنی بعد تشہد کے مشروع ہے واسطے نمازی کے دعا سے جو پسند آوے اوسکو بھلائیون سے دنیا اوسکے کے اور آخرت اوسکے کے۔ اور دعا کرنا اس محل مین قبل سلام پھیرنے کے افضل ہے دعا کرنے سے بعد سلام پھیرنیکے اور زیادہ مفید ہے واسطے دعا کرنیوالے کے ۱۲ پھر افضل اور انفع کے معنی کسی لغت یا اصطلاح عرب مین بدعت نہین ہے صرف مرجح و اعلی ہے۔ با اینہمہ افضلیت مین کوئی دلیل نہین پیش کیا ہے بجز ذہن صوفیہ اپنے کے حیث قال لان المصلی قبل سلامہ فی محل المناجات والقربۃ بین یدی ربہ فسؤالہ فی ھذا الحال اقرب الی الاجابۃ من سؤالہ بعد انصرافہ من بین یدیہ پھر یہہ لیاقت محض جو صلا اور مخالف شرع ثبوتہ کے ہے رسول اللہ ۔نے دعا بعد از سلام کو اسمع فرمایا تو یہی دعا یعنی باعتبار محل اجابت و قربت یہی اقرب و اسمع ہے اور جو اسمع وہی انفع۔ اور سلام رخصتی دربار کی یا حجاب بارگاہ کا نہین ہے وہ آداب اتمام خدمت مفروضہ کا ہے اوسکی قبولی یا انعام طلبی یا اپنی محتاجی و حرج کی اطلاع مین عرض و معروض کا یہی محل ہے نہ کہ اثناء خدمت مین بنا بر اندر نماز کے جو کچھ ثابت وہ ضمنا ہی مستقلا نہین فتامل اور حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی تقدم وضو اور رکعتین والی اور حدیث استخارہ و استسقا و کسوف و عید کے دعا والی اور کل احادیث دعا بعد از سلام والی مخالف ہین اس تاویل کو اوسکے۔ اور گرچہ یہہ تاویل افضلیت و انفع کو حجت و برہان نہوئی لیکن اسی ترجیح سے محل دعا کا بعد السلام اور مشروعیت اوسکی اوسکے نزدیک بھی صحیح پائی گئی پھر بدعت کی نسبت صریح تہمت اور جہل ہے۔ ثانیًا یہہ کہ البتہ دعا قبل السلام دعاء بعد السلام سے افضل و انفع ہے اوس داعی کے حق مین جو جلدی باز نمازی بطور رسم بعد سلام کے بدون اختیار مراعات و آداب دعا کے اور بلا ایراد موجبات اجابت دعا کی بقلب غافل لاو صرف دو چار کلمہ سوکھا پھیکا ایک لگا ہاتھ اٹھاتے ہین نہ کہ حق مین اون کے جو مراعات

لہ قولہ قبل السلام ۱۲ بعد تشہد جتنی دعا حدیثون مین مذکور ہین وہ قبل سلام یا بعد سلام کی تفصیل وہان ملفوظ نہین مگر شاذ محض نہین ہے اکثر دعا قبل سلام قرار پائی ہین ہان بہ لفظ فی الصلوۃ جتنی دعا کہ وارد ہین البتہ وہ قبل سلام پر دلالت رکھتی ہین ۱۲ م

الحمد للہ کہ تحقیق میری اس باب میں اس امام کے بھی موافق پڑی اب سوال ان عبادات سے ہے ہاتھہ اوٹھاکر دعا کرنا
بعد نماز فرض کے بامراعات آداب مشروعہ بلا شبہ ثابت و صحیح ٹھہرا — وروی الطبرانی عن جعفر بن محمد الصادق
انہ قال الدعاء بعد المکتوبۃ افضل من الدعاء بعد النافلۃ — وروی الغزالی عن مجاہد انہ
قال ان الصلوٰۃ جعلت فی خیر الساعات فعلیکم بالدعاء خلف الصلوٰۃ کذا اوردہ
فی الاحیاء — شیخ نے شرح میں سفر السعادت کے اخیر میں بصفحہ ۱۱۵ تنبیہ المشرکین سے نقل کیا ہے کہ وارد
امیر المومنین علی رض آوردہ کہ گفت طواف میکردم خانہ کعبہ را ناگاہ مردی را دیدم متعلق باستار کعبہ و میگوید
یا من لا یشغلہ سمع عن سمع یا من لا تغلطہ المسائل یا من لا یبرم بالحاح الملحین
اذقنی برد عفوک وحلاوۃ مناجاتک پس گفتم باز بخوان یا عبد اللہ این کلام را باز برخواند و گفت
سوگند بخدائے کہ ذات خضر در دست قدرت اوست و او خود خضر بود ہر کہ این کلمات را بعد از ہر نماز فریضہ
بگوید آمرزیدہ شود گناہان وے — تنبیہ مخفی نرہے کہ اکثر حسنات و مستحبات دینیہ اعمال شرعیہ ہیں کہ
رسول اللہ صلعم نے اونکا اجرا و شیوع اوسپر عمل و میلان محبوب و مرغوب رکھکر امت کو طرف اوسکے اشارہ و
اشتغال کر دیا ہے مگر آپ اوسکے ضابطہ نہوئے اور نہ امر متحتم اوسپر کیا ہے چنانچہ حدیث عائشہ رض سے جو
ابی داؤد میں مروی ہے ظاہر ہے قالت ما سبح رسول اللہ صلعم سبحۃ الضحی قط وانی لاسبحہا وان
کان رسول اللہ لیدع العمل وہو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض علیہم
اور اسی معنی میں بخاری اور مسلم میں متفق علیہ حدیث اوسی عائشہ رض سے مروی ہے قالت صنع رسول
اللہ صلعم شیئا فرخص فیہ فتنزہ عنہ قوم فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فخطب فحمد اللہ ثم
قال ما بال اقوام یتنزہون عن الشیء اصنعہ فواللہ انی لاعلمہم باللہ واشدہم
لہ خشیۃ ۱۲ پھر جس چیز میں قولا لفظا تحریص و ترغیب اور تعلیم و تاکید ہے اوسمیں فعل کی تلاش کرنا
اور اوسپر موافقت فعل بالاقوال پر ہی عادت اور بیشتر ذکر تفریق دیکھنا ہمیشہ مسلمانی نہیں اوراسکا
محض حیلہ ہے پھر باوجود اتنی تحقیقات و ثبوت صحت دعا اور دفع وساوس مشککین بحث کے اگر بعض نہوی
متعصب ہوا پرست کی غلو بخار سے اور ناواقفیت سے انکار کا جوش اور اشکال کرنا چھوڑتے تو

سکے پانی سے یہ ثابت کر دیا چند حدیثوں سے سنیت اور استحباب دونوں ثابت باوجود اس کے
انشاء اللہ تعالیٰ اسکو بدعت لکھا ہے — اور قیام اور رکوع اور قعود اور سجدہ اور جلسہ بین السجدتین
اور قعدہ تشہد کل کا نفلیا ... ہونا ... پایا ہے اور طول قیام و قصر رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ کو جو عین
ہدی نبوی ہے ... الصلوٰۃ میں بدعت امر محدث و خلاف ہدی لکھتا ہے — مجد الدین نے یہاں بھی اوسکا خلاف
ابتدا کیا ہے ... بیان مسئلہ ... السلام سے فرض ... الحمد کہ جو ہے تحقیق اور بیان دعا کا لکھا اوسکا
کلام اس سے موافق ہے —— اما کلام امام مجد الدین سفر السعادۃ میں پھر انشاء اللہ بھی اسی قبیل سے ہے
گرچہ باعتبار ظاہر عبارت کلام میں اسکے بھی محل نظر و تشویش ہے مگر اسکو اختصار اور نفس غرض مقصود منظور
ہے — یعنی سفر السعادۃ میں بھی ایہ تفصیل و قید ہے بطور عموم وہ نہیں لکھتا ہے حیث قال اما این دعا
کہ ائمہ بعد از سلام میکنند از عادت پیغمبر نبودہ و در ینباب ہیچ حدیثے ثابت نشدہ و بدعتے ست مستحسن پس
معلوم ہوا کہ یہ امام انکار اوس دعا کا کرتا ہے جو بعض رسمی بیگاری بدون مراعات آداب دعا کے ہر دیار کے ائمہ
مساجد میں پائے جاتے ہیں اور چونکہ وہ رسم ملحق باصل یا ... بنا بر بدعت مستحسن لکھا — اور
اسی لئے پھر خود یہ بھی لکھتا ہے کہ چون از نماز فارغ شود و ذکرہا ... و تسبیح ... و ... بلاف ...
کرد و درود بر پیغمبر فرستد پس مناسب آن بود کہ بعد ازان دعا کند و حاجات را از حضرت عزت بخواہد اس
مقولہ آخر سے خوب مبین ہو گیا کہ وہ انکار بترک آداب سے تھا دعا کے اور یا ... دعا ... اور ...
فاصلہ فارغ بھی مراعات آداب ثابت ہوا تکملہ ... اور کیوں نہ ہو ... جو دو ورق کے بعد ... میں
ایک فصل ہی مستقل ادعیہ ماثورہ بعد ... کے لکھا ہے اور ... حدیثیں مخالفت دعاؤں کی جو
عقیب الصلوٰۃ وارد ہیں اوس میں جمع کر دیا ہے اور دبر الصلوٰۃ کا ترجمہ عقب صلوٰۃ اختیار کیا ہے — اما یہ کہ قبل ذکر ان
دعاؤں کے بیگفت و بگوید کا ہے — تو وہ ... کی دعا تو نماز میں وارد ہے اور اسکی دعا ہونیکے کل قائل اسکو
بھی اسی لفظ بیگفت و بگوید کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ثنای او صبح و مساء لیل و نہار حضر و سفر کے ذکر میں بھی یہ
بیگفت و بگوید وارد ہے الغرض بیگفت و بگوید سے دعا وظیفہ نہیں بن جاتا جو مجرد کلام پر دلالت ہو دعا ... قاعدہ
سے ادا ہوگا کیا انہوں نے دیکھا کہ اسی بے قاعدگی کے سبب سے مستحب کو بدعت قرار دیا اور مثبت کو منفی کر دیا —

ایسون کی تجاہل کی تردید دندان شکن ردمین رسالہ مسائل سبعہ مؤلفہ مولوی قسیم الدین صاحب ساکن
دولت کہاں نامنا جاتی کے بخوبی تحریر ہے یہان مجرد اثبات اور احکام وارکان پر دعا بعد السلام کے اکتفا
کیا گیا ہے بعض احباب کو حدیث عائشہ رضہ کان رسول اللہ صلعم اذا سلم لم یقعد الا مقدار
ما یقول اللھم انت السلام الخ موجب تشویش ہی تو اسمین نماز کا ذکر نہین ہے نماز کے بعد کی
لانبی دعا تو وہ خود روایت کرتی ہین اللھم رب جبرائیل الخ پھر محتمل ہے کہ یہہ سلام مجلس کے رخصت
والا ہو یا کوئی دیگر یا تہجد و نوافل کے شفعہ رکعتین والا نماز فریضہ کے اختتام والا ہرگز نہین ہے کیونکہ بعد
سلام نماز فریضہ کے مانند دیگر ازواج واصحاب رضوان اللہ کے بڑی بڑی عبارت کی دعا اور ذکر وہ بھی روایت
کرتی ہین اور ثابت ہے کہ بعد نماز فجر کے رسول اللہ صلعم تا طلوع آفتاب وہین بیٹھے رہتے اور بعد ظہر و دیگر نماز کے
بھی اکثر وہین بیٹھا رہنا ثابت تو ضرور وہ سلام بعد نماز فریضہ کا نہین ہے یا لم یقعد کا معنی دیگر ہے یعنی بعد سلام کے
تعدد ملتمہ کے نشست پر قاعد نہ رہتے مگر اتنا ٹھہر یہہ حدیث جلسہ انصراف کے مقدار مین ہے تصریحا جیسا کہ
حدیث براء بن عازب عند النسائی فجلسته بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء مقدار مین
جلسہ انصراف کے ہے تخمینا یعنی مقدار رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ بین السجدتین وجلسہ انصراف بعد التسلیم
قریب المقدار ہوتا پس اتنا ٹھہر کے تب گھومتے اور اسمین چند غایت ہے ایک تو یہہ کہ آپکے قاعدہ سے کل
مقتدی قبلہ رخ بیٹھے رہے عورتین باپردہ بخوبی کل نکل گئین مردونکی نظر اونپر نہین پڑی دوسرے یہہ کہ نماز مین کوئی سہو
ہوا ہو تو کوئی بولیگا پھر اوسی رخ سے ادا ہوگا پس یہہ حدیث عائشہ دعا بعد الصلوۃ کو نوعی معارض نہین وہم
محض خام ہے اما قول بعض نادان کا کہ دعا مین ہاتھ اوٹھا کر خدا کو شرم دینا ہم نہین چاہتے ہین تو اس مسخرے جہل کے جواب سے
سکوت مناسب نتیجہ اس استکبار و استغنائی واستہزا کا کفر ہے اللھم سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک
انت العلیم الحکیم رب اغفر لی وارحمنی وعبادک المؤمنین بعزۃ اسمائک الکریم وحرمۃ سید
المرسلین آمین اللھم ربنا آمین خداوندا بطفیل احمد مصطفے صلعم واحمد مجتبی رضی اللہ عنہ وارضاہ اس احقر کو تجی
کی امید ہے لا مسلمانون مین خلق اور اتفاق اور ہمدردی و تحمل اور تقویت اسلام او حمیت دین کی حس و توفیق
عطا کر آمین الٰہی آمین ؎ کیا جیتے ہیکے ہے در پر لگی ہوئی * پیاسو سبیل ہے سر کوثر لگی ہوئی ۔